Over 200K Followers

02 TO 08 FEBRUARY, 2026 | ۲تا۸فروری۲۰۲۶ ☆☆☆

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

کراچی کے بال رومز شہریوں کے لئے نیا خطرہ

کثیرالمنزلہ بال رومز میں ایمرجنسی راستوں اور فائر سیفٹی کے بغیر ہزاروں شہریوں کی زندگیاں مستقل خطرے میں ہیں

انتظامیہ کی جانب سے کارروائیاں اہم مگر غیر قانونی بال رومز کی بھرمار فوری سخت فیصلوں کا تقاضا کر رہی ہے

بھارتی ایوی ایشن بحران: خوف کے بیانیے میں لپٹی حکومتی ناکامیاں

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا انتیسواں کانووکیشن

محکمہ خوراک کے گودام سے کروڑوں روپے کی گندم غائب، انتظامی غفلت یا منظّم کرپشن؟

4 بڑی کمپنیوں کے موبائل فونز کے 62 ماڈلز سستے ہونے کی بازگشت

کراچی کے بال رومز شہریوں کے لئے نیا خطرہ

کثیر المنزلہ بال رومز میں ایمرجنسی راستوں اور فائر سیفٹی کے بغیر ہزاروں شہریوں کی زندگیاں مستقل خطرے میں ہیں

بال رومز میں بیک وقت بڑی تقریبات، ناقص ڈیزائن اور تنگ راستے کسی بڑے سانحے کو دعوت دے رہے ہیں

پارکنگ کے بغیر بال رومز نے شہر کی مرکزی شاہراہوں کو ٹریفک جام اور ایمرجنسی سروسز کیلئے بند کر دیا ہے

فائر بریگیڈ اور ریسکیو اداروں کی رسائی متاثر ہونے سے حادثے کی صورت میں نقصان ناقابلِ تلافی ہوسکتا ہے

انتظامیہ کی جانب سے کارروائیاں اہم مگر غیر قانونی بال رومز کی بھرمار فوری سخت فیصلوں کا تقاضا کر رہی ہے

بزنس پوائنٹ
شیخ راشد عالم

کراچی کے مختلف علاقوں میں تیزی سے تعمیر ہونے والے کثیر المنزلہ بال رومز شہریوں کیلئے ایک نیا اور سنگین خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ بظاہر یہ عمارتیں شادیوں، تقریبات اور خوشیوں کا مرکز دکھائی دیتی ہیں، مگر ان کے اندر چھپے خطرات کسی بڑے سانحے کی واضح نشاندہی کر رہے ہیں۔ تحقیق سے سامنے آیا ہے کہ شہر میں قائم بیشتر بال رومز بنیادی حفاظتی اصولوں، فائر سیفٹی قوانین اور شہری منصوبہ بندی کے تقاضوں کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے چلائے جا رہے ہیں۔

کراچی جیسے گنجان آباد شہر میں جہاں پہلے ہی انفرااسٹرکچر شدید دباؤ کا شکار ہے، وہاں بغیر منصوبہ بندی کے کمرشل بال رومز کی بھرمار ایک نئے بحران کو جنم دے رہی ہے۔ ان بال رومز کی اکثریت کثیر المنزلہ عمارتوں پر مشتمل ہے، جہاں بیک وقت دو یا تین تقریبات منعقد کی جاتی ہیں اور پوری بلڈنگ میں ہزاروں افراد موجود ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ہنگامی صورتحال میں محفوظ انخلا کیلئے مناسب ایمرجنسی ایگزٹس کا فقدان ایک تلخ حقیقت ہے۔

تحقیقی جائزے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ متعدد بال رومز میں داخلے اور اخراج کیلئے صرف ایک ہی راستہ موجود ہے، جو عام حالات میں بھی رش کے باعث بند ہو جاتا ہے۔ کسی بھی آگ لگنے، زلزلے، گیس لیکیج یا بھگدڑ کی صورت میں یہی واحد راستہ سیکنڈوں میں ناقابلِ استعمال ہوسکتا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ عمارت کے اندر پھنس کر رہ جائیں گے۔ ماہرین کے مطابق ایسی صورتحال میں جانی نقصان کا حجم انتہائی خوفناک ہوسکتا ہے۔

تشویشناک امر یہ بھی ہے کہ بیشتر بال رومز میں فائر سیفٹی کے بنیادی آلات موجود ہی نہیں۔ فائر ایکسٹنگوشر، فائر الارم، اسموک ڈیٹیکٹر اور ایمرجنسی لائٹنگ جیسی سہولیات یا تو نصب نہیں کی گئیں یا محض کاغذی کارروائی تک محدود ہیں۔ کئی مقامات پر فائر بریگیڈ سے این او سی حاصل کیے بغیر ہی بال رومز کو مکمل کمرشل سرگرمیوں کیلئے کھول دیا گیا ہے، جو کھلی قانون شکنی کے مترادف ہے۔

کراچی ماضی میں آتشزدگی کے کئی ہولناک واقعات دیکھ چکا ہے، جہاں ناقص حفاظتی انتظامات کے باعث قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان سانحات سے سبق سیکھنے کے بجائے شہر میں ایک بار پھر وہی غلطیاں دہرائی جا رہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس بار خطرے کی زد میں آنے والے افراد کی تعداد کہیں زیادہ ہے، کیونکہ بال رومز میں بیک وقت سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں شہری موجود ہوتے ہیں۔

پارکنگ کے ناقص یا مکمل عدم انتظام نے اس مسئلے کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ بیشتر بال رومز میں پارکنگ کی مناسب گنجائش نہیں، جس کے باعث سڑکوں کے کنارے، فٹ پاتھوں اور حتیٰ کہ مرکزی شاہراہوں پر گاڑیاں کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ نتیجتاً ٹریفک جام معمول بن چکا ہے اور شہریوں کی روزمرہ زندگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ ایسی صورتحال میں ایمبولینس، فائر بریگیڈ اور ریسکیو اداروں کی رسائی شدید متاثر ہوتی ہے۔

اگر کسی بال روم میں آگ لگنے یا کوئی اور ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے تو امدادی اداروں کو بروقت موقع پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ قیمتی وقت ٹریفک میں ضائع ہو جاتا ہے اور یہی تاخیر جانی نقصان میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق کسی بھی بڑے حادثے میں پہلے دس منٹ انتہائی اہم ہوتے ہیں، مگر کراچی کے ان بال رومز میں یہ وقت پہلے ہی ضائع ہو چکا ہوتا ہے۔

انتظامی سطح پر ڈپٹی کمشنر سینٹرل کی جانب سے بعض غیر قانونی اور غیر محفوظ بال رومز کے خلاف کارروائیاں ضرور کی گئی ہیں، جن میں نوٹسز، جرمانے اور بعض مقامات پر سیلنگ بھی شامل ہے۔ تاہم زمینی حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ یہ اقدامات مسئلے کی سنگینی کے مقابلے میں ناکافی ہیں۔ شہر بھر میں درجنوں نہیں بلکہ سیکڑوں ایسے بال رومز موجود ہیں جو ضابطوں کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے بال رومز کو تعمیر کی اجازت کس نے دی؟ فائر سیفٹی کلیرنس، بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی کی منظوری اور دیگر قانونی تقاضے کہاں پورے کیے گئے؟ یہ محض غفلت نہیں بلکہ ایک پورے نظام کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے، جہاں قوانین موجود ہیں مگر ان پر عملدرآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔

یہ مسئلہ صرف انتظامیہ تک محدود نہیں، بلکہ بال رومز کے مالکان اور بلڈرز کی غیر ذمہ دارانہ سوچ بھی اس میں برابر کی شریک ہے۔ زیادہ منافع کے لالچ میں انسانی جانوں کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے، جبکہ شہری لاشعوری طور پر ایسے مقامات پر تقریبات منعقد کر کے خود کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔

انتظامیہ کیلئے ناگزیر ہے کہ وہ اس مسئلے کو معمول کی کارروائی سمجھنے کے بجائے ہنگامی بنیادوں پر حل کرے۔ شہر بھر کے تمام بال رومز کا جامع فائر سیفٹی اور اسٹرکچرل آڈٹ کروایا جائے، اور بغیر این او سی چلنے والے مراکز کو بلا امتیاز فوری سیل کیا جائے۔ ہر بال روم کیلئے ایمرجنسی ایگزٹس، فائر فائٹنگ سسٹم، واضح انخلائی راستے اور تربیت یافتہ عملہ لازمی قرار دیا جائے۔

پارکنگ کے موثر انتظام کے بغیر کسی بھی بال روم کو کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے، جبکہ خلاف ورزی کی صورت میں بھاری جرمانوں کے ساتھ لائسنس منسوخی جیسے سخت اقدامات کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی آگاہی بھی انتہائی ضروری ہے تاکہ شہری غیر محفوظ مقامات پر تقریبات منعقد کرنے سے گریز کریں۔

کراچی پہلے ہی بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہے اور کسی نئے سانحے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اگر آج ان بال رومز کے خطرات کو سنجیدگی سے نہ لیا گیا تو کل کسی بڑے حادثے کے بعد صرف تحقیقات، بیانات اور افسوس باقی رہ جائے گا، جبکہ قیمتی جانیں واپس نہیں آ سکیں گی۔

02 TO 08 FEBRUARY, 2026 ☆☆☆ ۲تا۸فروری ۲۰۲۶

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ نامہ

PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹوایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،

● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمانِ الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناؤ
اور جو لوگ ظالم ہیں ان کے بارے میں ہم سے کچھ
نہ کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق کر دیے جائیں گے۔
سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 37

مجھے ہے حکم اذاں..................!

وزیرِاعظم شہباز شریف کی جانب سے صنعتوں کے لیے بجلی کی قیمت میں 4 روپے 40 پیسے فی یونٹ کمی بلاشبہ ایک بروقت اور خوش آئند قدم ہے، جس کا براہِ راست فائدہ پیداواری لاگت میں کمی، برآمدات میں اضافے اور روزگار کے نئے مواقع کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ پاکستان کی صنعت گزشتہ چند برسوں سے توانائی کی بلند قیمتوں، مہنگی فنانسنگ اور غیر یقینی معاشی حالات کے باعث شدید دباؤ کا شکار رہی ہے۔ ایسے میں بجلی کے نرخوں میں کمی نہ صرف صنعتکاروں کا دیرینہ مطالبہ تھا بلکہ ملکی معیشت کے لیے بھی ناگزیر ہو چکا تھا۔ وزیرِاعظم کا یہ کہنا کہ ''حکومت کا کام کاروبار کرنا نہیں بلکہ سازگار ماحول فراہم کرنا ہے''، ایک درست معاشی سوچ کی عکاسی کرتا ہے، جس پر اگر مستقل مزاجی سے عمل کیا گیا تو مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ تقریب میں وزیرِاعظم نے جس انداز سے کاروباری برادری سے مشاورت، ایکسپورٹرز کے لیے کم شرح سود پر قرضوں کی فراہمی، اور ایڈوانس ٹیکس کے خاتمے کے لیے آئی ایم ایف سے بات چیت کی یقین دہانی کرائی، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت اب معیشت کو وقتی بیانات کے بجائے عملی فیصلوں کے ذریعے سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہے۔ خاص طور پر برآمدی شعبے کے لیے شرح سود کو ساڑھے سات فیصد سے کم کر کے 4.5 فیصد کرنا ایک ایسا اقدام ہے جو عالمی منڈی میں پاکستانی مصنوعات کو مسابقتی بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔ وزیرِاعظم کا زور برآمدات پر مبنی معاشی ترقی پر دینا بھی درست سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ پاکستان کے پاس ہنرمند افرادی قوت، زرعی وسائل اور صنعتی صلاحیت موجود ہے، ضرورت صرف پالیسیوں کے تسلسل اور عملدرآمد کی ہے۔ ڈیجیٹل شعبے میں اقدامات اور پی آئی اے کی بہتری سے متعلق اعلانات بھی اسی وسیع تر معاشی وژن کا حصہ دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ محض اعلانات سے معیشت مستحکم نہیں ہوتی۔ صنعتوں کو دی جانے والی سہولتوں کے اثرات اس وقت ہی سامنے آئیں گے جب توانائی کی فراہمی بلا تعطل ہو، ٹیکس نظام سادہ اور شفاف بنایا جائے، اور بیوروکریٹک رکاوٹوں کا خاتمہ کیا جائے۔ اسی طرح نجکاری کے عمل میں شفافیت اور اصلاحات کے دعوؤں کو عملی شکل دینا حکومت کے لیے ایک بڑا امتحان ہوگا۔ آخر میں وزیرِاعظم کا یہ اعتماد کہ پاکستان سفارتی، دفاعی اور معاشی محاذ پر مضبوط ہو رہا ہے، ایک مثبت پیغام ضرور ہے۔ اگر یہ فیصلے مستقل پالیسی، قومی ہم آہنگی اور عملی اقدامات کے ساتھ آگے بڑھتے رہے تو بجلی کی قیمت میں یہ کمی محض ایک عدد نہیں بلکہ پاکستان کی معاشی بحالی کی سمت ایک اہم سنگِ میل ثابت ہو سکتی ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز Top Stories

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا انتیسواں کانووکیشن — PAGE 04

کراچی کے لیے 21.53 ارب روپے کی منظوری — PAGE 08

موبائل فونز کے 62 ماڈلز سستے ہونے کی بازگشت — PAGE 06

اہلِ پنجاب کے لیے خوش خبری: ''اپنی چھت، اپنا گھر'' کی تاریخی توسیع — PAGE 10

محکمہ خوراک کے گودام سے کروڑوں روپے کی گندم غائب، انتظامی غفلت یا منظّم کرپشن؟ — PAGE 07

پاکستانی چاول کی عالمی درجہ بندی میں بڑی جست — PAGE 13

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا انتیسواں کانووکیشن

تعلیم کا مقصد کرپٹ نظام کا حصہ بننا نہیں، سچ کا ساتھ دینا ہے، گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری

طلبا چیلنجوں اور مواقع سے بھرے ایک نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں، چانسلر اکبر علی خان کا طلباء سے خطاب

رواں سال مستحق طلباء کو 5 کروڑ روپے سے زیادہ کے وظائف دیئے گئے، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر افضل حق

گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری

چانسلر اکبر علی خان

وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر افضل حق

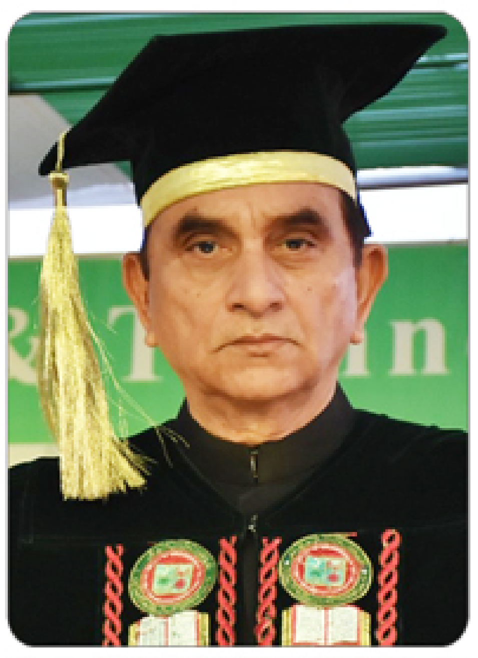
رجسٹرار سید سرفراز علی

پاکستان واچ رپورٹ

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا انتیسواں کانووکیشن روایتی جوش وجذبے سے منایا گیا جس میں مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی اعلیٰ علمی شخصیات کے علاوہ معززین، فیکلٹی وطلباء کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری تھے۔ اس موقع پر 1095 سے زائد طلباء و طالبات کو ڈگریاں تفویض کی گئیں اور امتیازی نمبروں سے اول، دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں بالترتیب طلائی، چاندی اور کانسی کے تمغے تقسیم کئے گئے۔ ذاکر علی خان فاؤنڈیشن کی طرف سے فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو یا تو لیپ ٹاپ یا پچاس ہزار کیشن پرائز دیا گیا۔

گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری نے کہا ہے کہ تعلیم کا اصل مقصد انسان کو حق اور سچ کے راستے پر چلانا ہے، نہ کہ کرپٹ نظام کا حصہ بننا۔ آج آرٹیفیشل انٹیلیجنس (AI) کا دور ہے اور پاکستان کو ترقی کے لیے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی پورے ملک کو 65 فیصد ریونیو فراہم کرتا ہے، اس کے باوجود شہر بنیادی سہولیات سے محروم ہے، جو لمحہ فکریہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ سرسید احمد خان ایک عظیم دانشور تھے جنہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ تعلیم اور ہنر کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ تحریکِ پاکستان میں علی گڑھ یونیورسٹی کے طلبہ کا کردار قابلِ فخر رہا ہے۔

گورنر کامران ٹیسوری نے بتایا کہ گورنر انیشی ایٹو کے تحت 50 ہزار بچے مفت آئی ٹی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، جس پر فی طالب علم 9 لاکھ روپے تک خرچ آتا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اعلان کیا کہ سرسید یونیورسٹی کے طلبہ کو بھی مفت آئی ٹی کورسز میں شامل کیا جائے گا۔

سرسید یونیورسٹی کے چانسلر، محمد اکبر علی خان، نے گریجویٹس کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ چیلنجوں اور مواقع سے بھرے ایک نئے سفر کا آغاز کر رہے ہیں۔ انہوں نے ابھرتی ہوئی عالمی معیشت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علم نے اب انسانی سرمائے کو دولت کا بنیادی ذریعہ بنادیا ہے اور قومی مسابقت اور سماجی ترقی کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو پہلے سے بڑھادیا ہے۔

چانسلر اکبر علی خان نے معیاری تعلیم کے لیے یونیورسٹی کے عزم اور طلبہ کے تجربات کو بڑھانے کے لیے ایک مضبوط کوالٹی اشورینس سسٹم کی اہمیت اجاگر کیا۔ انہوں نے ادارے کو درپیش مالی اور تعلیمی چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے، خاص طور پر حکومتی فنڈنگ کی عدم موجودگی میں، سرسید یونیورسٹی کی ترقی اور اس کے بانیوں کی بصیرت انگیز قیادت پر فخر کا اظہار کیا۔ چانسلر اکبر علی خان نے بتایا کہ طلباء کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے اعلیٰ تعلیم کا یہ ادارہ اس پختہ عزم کے ساتھ قائم کیا گیا ہے کہ سرسید یونیورسٹی کا کوئی بھی طالب علم مالی بحران یا فیسوں کی عدم ادائیگی کے باعث تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔

وزیر برائے بورڈز و جامعات اسماعیل راہو نے کہا کہ سرسید یونیورسٹی نوجوانوں کا تعلیم سے آراستہ کرنے کا فرض بخوبی نبھا رہی ہے۔۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوانوں کی وجہ سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوگا۔ اس موقع پر انہوں نے اسکالر شپ میں اضافہ کرنے کا بھی اعلان کیا۔

وائس چانسلر، پروفیسر ڈاکٹر افضل حق نے سرسید یونیورسٹی کی ترقیاتی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کی طرف سے اس سال پاس آؤٹ طلباء کو 1032 بیچلرز اور 63 ماسٹرز ڈگریاں دی جارہی ہیں جن میں 6 پی ایچ ڈی بھی شامل ہیں۔

34 تعلیمی پروگراموں میں تقریباً 8,000 سے زائد طلباء زیرِ تعلیم ہیں جو سرسید یونیورسٹی کی ترقی و کامیابی کی عکاسی ہے۔ رواں سال سات نئی ٹیکنالوجیز متعارف کرائی گئیں۔ سرسید یونیورسٹی میں تحقیق کو مرکزی حیثیت دی جاتی ہے اور یہاں کا ماحول ریسرچ فرینڈلی ہے۔ اس سال 1500 مستحق طلباء کو مالی معاونت کے ضمن میں 5 / کروڑ روپے سے زیادہ کے وظائف دیے گئے۔

انہوں نے بتایا کہ موجودہ داخلہ سیزن میں تقریباً

طلائی تمغہ حاصل کرنے والے طلبا وطالبات

FALL پروگرام میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر طلائی تمغہ حاصل کرنے والوں میں زمین پرویز (بایومیڈیکل انجینئرنگ)، فاطمہ راشد (بایومیڈیکل سائنس)، صارم مشہود (کمپیوٹر انجینئرنگ)، عماد الدین علی خان (الیکٹریکل انجینئرنگ)، مبشر شیخ (الیکٹرانک انجینئرنگ)، مروہ مسرور (بائیوٹیکنالوجی)، مہوش خان (کمپیوٹر سائنس)، شیزا انور شیخ (انفارمیشن ٹیکنالوجی)، اُزبہ نسیم (سافٹ ویئر انجینئرنگ)، حسن عبداللہ (سول انجینئرنگ)، ماہر (سول انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، حسین ایزی (آرکیٹیکچر)، آمنہ جمال (بی بی اے)، محمد عدیل خان (الیکٹرانک انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، محمد ایان ندیم (الیکٹریکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، سید اذہان رضا (ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ)، ربیعہ سلمان (موبائل کمیونیکیشن اینڈ سیکوریٹی)، جواد احمد (ریاضی) اور اسپرنگ پروگرام کی ثانیہ توقیر (بایومیڈیکل سائنس)، کنزہ حسین (بی بی اے)، زبیر خان (الیکٹریکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی) شامل ہیں۔

چاندی کا تمغہ حاصل کرنے والے طلبا وطالبات

FALL پروگرام میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے پر چاندی کا تمغہ حاصل کرنے والوں میں ماہ نور (بائیومیڈیکل انجینئرنگ)، عائشہ (بائیومیڈیکل سائنس)، مرزا محمد عمار (کمپیوٹر انجینئرنگ)، محمد عباد (الیکٹریکل انجینئرنگ)، محمد عبیدالرحمان (الیکٹرانک انجینئرنگ)، عائشہ فیصل (بائیوٹیکنالوجی)، سیدہ آمنہ رضوی (کمپیوٹر سائنس)، محمد موحد (انفارمیشن ٹیکنالوجی)، آصف حسین (سافٹ ویئر انجینئرنگ)، فیضان خان (سول انجینئرنگ)، سید محمد رمیز (سول انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، محمد فرحان (آرکیٹیکچر)، یشرا خان (بی بی اے)، سید حمزہ بن عابد (الیکٹرانک انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، محمد عباد بصیر (الیکٹریکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، ایمن (ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرنگ)، نادرہ (موبائل کمیونیکیشن اینڈ سیکوریٹی) اور اسپرنگ پروگرام کے حفصہ عبداللہ (بائیومیڈیکل سائنس)، لائبہ حسن (بی بی اے)، محمد اویس نادر (الیکٹریکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی) شامل ہیں۔

کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والے طلبا وطالبات

FALL پروگرام میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے پر کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والوں میں محمد رافع (بائیومیڈیکل انجینئرنگ)، محمد طہٰ (کمپیوٹر انجینئرنگ)، اریب (الیکٹریکل انجینئرنگ)، عواب نعیم (الیکٹرانک انجینئرنگ)، سیدہ زینب راشد (بائیوٹیکنالوجی)، سمیت سلیم (کمپیوٹر سائنس)، عرشیہ احمد (انفارمیشن ٹیکنالوجی)، سمیر احمد (سافٹ ویئر انجینئرنگ)، ازکا عاصم (سول انجینئرنگ)، شیخ حسن احمد (سول انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، محمد یعقوب (آرکیٹیکچر)، صبا ناگری (بی بی اے)، امیر حنظلہ (الیکٹرانک انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، حافظ فدا الشراف شامی (الیکٹریکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی)، سید محمد جواد حیدر (موبائل کمیونیکیشن اینڈ سیکیورٹی) اور اسپرنگ پروگرام کے سیدہ وجیہہ کاظمی (بائیومیڈیکل سائنس)، سید حسن علی (بی بی اے)، محمد اسامہ (الیکٹرکل انجینئرنگ ٹیکنالوجی) شامل ہیں۔

Over 200K+ Followers on social media now shining in print too

2500 طلباء کو داخلہ دیا گیا جو سرسید یونیورسٹی کے اعلیٰ معیارِ تعلیم کی دلیل اور وقار کی علامت ہے۔۔ ہم اپنی پوسٹ گریجویٹ پیشکشوں اور ملازمت پر مبنی کورسز کو بڑھانا جاری رکھے ہوئے ہیں، جس سے ہمارے مسلسل تعلیمی پروگرام کے ذریعے ہزاروں افراد مستفید ہو رہے ہیں۔اپنے آپ کو عالمی معیار سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ہم غیر ملکی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور ان کے طرزِ تعلیم اور نصاب کا جائزہ لے رہے ہیں۔

وائس چانسلر، پروفیسر ڈاکٹر افضل حق نے اس بات پر زور دیا کہ آئی ٹی اور انفراسٹرکچر میں نمایاں ترقی ہوئی ہے، جس میں ایک نئی ویب سائٹ کی تشکیل اور ایک بہتر انٹرنیٹ بینڈوتھ کی تنصیب شامل ہیں۔ مستقبل کا ادراک کرتے ہوئے ایجوکیشن سٹی میں سرسید یونیورسٹی کی 200 ایکڑ اراضی میں ٹیکنالوجی پارک اور ایک نئے رہائشی کیمپس کی تعمیر کے لیے تیزی سے کام کیا جا رہا ہے۔۔

قبل ازیں اپنے خطبہ استقبالیہ میں رجسٹرار سید سرفراز علی نے کہا کہ اعلیٰ تعلیم اب معاشی ترقی کا ذریعہ بن چکی ہے۔آج کے معاشرے کو تعلیم کے علاوہ تکنیکی مہارتوں کی بھی ضرورت ہے جو تکنیکی طور پر آگے بڑھنے والی دنیا میں موثر کردار ادا کرے۔ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں میں پیشرفت سے نمٹنے کے لیے آپ کو مستقل اپ ڈیٹ رہنے کی ضرورت ہے۔اختتامِ تقریب پر سرسید یونیورسٹی کے طلباء و طالبات نے ترانہ علیگڑھ پیش کیا۔

چانسلر سرسید یونیورسٹی اکبر علی خان اور چیئرپرسن ذاکر علی خان فاؤنڈیشن مسز ارم اکبر علی خان

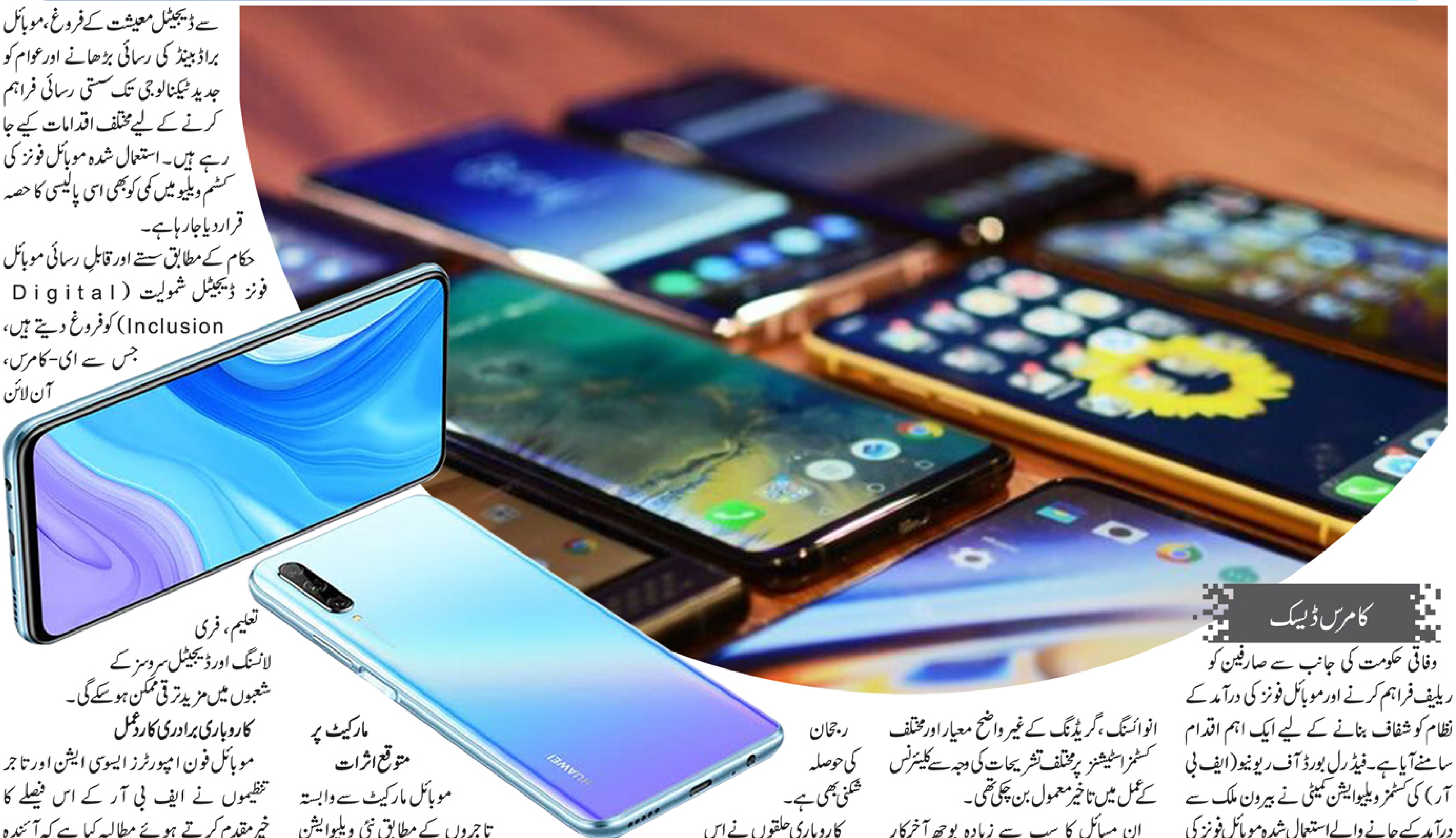

موبائل فونز کے 62 ماڈلز سستے ہونے کی بازگشت

کامرس ڈیسک

وفاقی حکومت کی جانب سے صارفین کو ریلیف فراہم کرنے اور موبائل فونز کی درآمد کے نظام کو شفاف بنانے کے لیے ایک اہم اقدام سامنے آیا ہے۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کی کسٹمز ویلیوایشن کمیٹی نے بیرون ملک سے درآمد کیے جانے والے استعمال شدہ موبائل فونز کی کسٹم ویلیو میں نمایاں نظرثانی کرتے ہوئے نئے اور کم ریٹس جاری کر دیے ہیں۔ اس فیصلے کے نتیجے میں 4 بڑے بین الاقوامی موبائل برانڈز کے مجموعی طور پر 62 ماڈلز پر عائد پی ٹی اے ٹیکس میں واضح کمی متوقع ہے، جس سے براہ راست فائدہ صارفین اور موبائل کاروبار سے وابستہ طبقے کو پہنچے گا۔

کسٹم ویلیو میں بڑی کمی، صارفین کو ریلیف

ایف بی آر کے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق نئی ویلیوایشن ریٹس کے تحت بعض معروف موبائل برانڈز کے استعمال شدہ فونز کی کسٹمز ویلیو میں 32 فیصد سے لے کر 89 فیصد تک کمی کی گئی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ کمی نہ صرف موبائل فونز کی مجموعی قیمت کم کرے گی بلکہ پی ٹی اے ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی اور دیگر متعلقہ چارجز میں بھی نمایاں کمی کا باعث بنے گی، جس کا براہ راست فائدہ عام صارف تک منتقل ہوگا۔

پاکستان میں استعمال شدہ موبائل فونز کی مارکیٹ پہلے ہی خاصی متحرک ہے، جہاں متوسط اور کم آمدنی والے افراد نئی ڈیوائسز کے بجائے نسبتاً کم قیمت استعمال شدہ فونز کو ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے میں کسٹم ویلیو میں کمی اس طبقے کے لیے خوش آئند ثابت ہوگی۔

پرانا نظام، مسائل اور صارفین پر بوجھ

ویلیوایشن حکام کے مطابق سابقہ نظام میں متعدد خامیاں موجود تھیں۔ استعمال شدہ موبائل فونز کی قیمتیں اکثر بڑھا چڑھا کر ظاہر کی جاتی تھیں، جس کے باعث امپورٹرز کو غیر ضروری اضافی ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ انڈر انوائسنگ، گریڈنگ کے غیر واضح معیار اور مختلف کسٹمز اسٹیشنز پر مختلف تشریحات کی وجہ سے کلیئرنس کے عمل میں تاخیر معمول بن چکی تھی۔

ان مسائل کا سب سے زیادہ بوجھ آخرکار صارفین پر پڑتا تھا، کیونکہ اضافی لاگت موبائل فون کی فروخت قیمت میں شامل کر دی جاتی تھی۔ نئی ویلیوایشن کے ذریعے ان رکاوٹوں کو کم کرنے اور درآمدی عمل کو تیز تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

شفافیت اور کاروباری آسانی کی طرف قدم

ایف بی آر حکام کا کہنا ہے کہ نئی کسٹم

ویلیوایشن بین الاقوامی مارکیٹ کے حقیقی نرخوں، موبائل فونز کی حالت (گریڈنگ) اور ٹیکنالوجی میں تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں کو مدنظر رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ اس اقدام کا مقصد نہ صرف شفافیت کو فروغ دینا ہے بلکہ قانونی درآمدات کی حوصلہ افزائی اور اسمگلنگ کے رجحان کی حوصلہ شکنی بھی ہے۔

کاروباری حلقوں نے اس فیصلے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے موبائل فونز کی قانونی درآمد بڑھے گی، مارکیٹ میں مقابلہ فروغ پائے گا اور صارفین کو بہتر قیمت پر معیاری ڈیوائسز دستیاب ہوں گی۔

62 ماڈلز پر پی ٹی اے ٹیکس میں کمی

ذرائع کے مطابق نئی ویلیوایشن کے نتیجے میں چار بڑے عالمی موبائل برانڈز کے 62 مشہور ماڈلز پر پی ٹی اے ٹیکس میں کمی آئے گی۔ ان ماڈلز میں مختلف کیٹیگریز شامل ہیں، جن میں پرانے فلیگ شپ فونز، مڈرینج اور بجٹ سیریز کے موبائل فونز بھی شامل ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ پی ٹی اے ٹیکس میں کمی سے نہ صرف موبائل فونز کی قیمت کم ہوگی بلکہ رجسٹریشن کے عمل میں بھی بہتری آئے گی، جس سے غیر رجسٹرڈ فونز کے استعمال میں کمی کا امکان ہے۔

مارکیٹ پر متوقع اثرات

موبائل مارکیٹ سے وابستہ تاجروں کے مطابق نئی ویلیوایشن کے بعد استعمال شدہ موبائل فونز کی قیمتوں میں بتدریج کمی دیکھنے میں آئے گی۔ خاص طور پر وہ صارفین جو بیرون ملک سے لائے گئے یا امپورٹڈ استعمال شدہ فونز خریدنے کے خواہشمند تھے، اب نسبتاً کم قیمت پر بہتر آپشنز حاصل کر سکیں گے۔

اس کے علاوہ موبائل فون ریپیئرنگ، ایکسیسریز اور متعلقہ کاروباروں پر بھی مثبت اثرات مرتب ہونے کی توقع ہے، کیونکہ مارکیٹ میں ڈیوائسز کی دستیابی بڑھے گی۔

حکومتی پالیسی اور ڈیجیٹل معیشت

حکومت پاکستان کی جانب سے ڈیجیٹل معیشت کے فروغ، موبائل براڈ بینڈ کی رسائی بڑھانے اور عوام کو جدید ٹیکنالوجی تک سستی رسائی فراہم کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ استعمال شدہ موبائل فونز کی کسٹم ویلیو میں کمی کو بھی اسی پالیسی کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔

حکام کے مطابق سستے اور قابلِ رسائی موبائل فونز ڈیجیٹل شمولیت (Digital Inclusion) کو فروغ دیتے ہیں، جس سے ای-کامرس، آن لائن تعلیم، فری لانسنگ اور ڈیجیٹل سروسز کے شعبوں میں مزید ترقی ممکن ہو سکے گی۔

کاروباری برادری کا ردعمل

موبائل فون امپورٹرز ایسوسی ایشن اور تاجر تنظیموں نے ایف بی آر کے اس فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ بھی ویلیوایشن کا عمل باقاعدگی سے مارکیٹ رجحانات کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جائے۔

ان کا کہنا ہے کہ مستقل اور حقیقت پسندانہ ویلیوایشن سے کاروباری اعتماد میں اضافہ ہوگا اور حکومتی ریونیو میں بھی بہتری آئے گی۔ استعمال شدہ موبائل فونز کی کسٹم ویلیو پر نظرثانی حکومت کا ایک بروقت اور مثبت اقدام قرار دیا جا رہا ہے، جس سے نہ صرف صارفین کو ریلیف ملے گا بلکہ موبائل مارکیٹ میں شفافیت، قانونی درآمدات اور کاروباری سرگرمیوں کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔ 4 بڑے برانڈز کے 62 ماڈلز پر پی ٹی اے ٹیکس میں کمی بلاشبہ موبائل صارفین کے لیے خوشخبری ہے، جو موجودہ مہنگائی کے دور میں ایک اہم سہولت ثابت ہو سکتی ہے۔

خصوصی رپورٹ

محکمہ خوراک کے گودام سے کروڑوں روپے کی گندم غائب، انتظامی غفلت یا منظم کرپشن؟

سندھ کے ضلع جامشورو کے علاقے بھولاری میں واقع محکمہ خوراک کے سرکاری گودام سے کروڑوں روپے مالیت کی گندم غائب ہونے کا انکشاف صوبے میں انتظامی شفافیت اور سرکاری وسائل کے تحفظ پر سنگین سوالات کھڑے کر رہا ہے۔ یہ سنسنی خیز معاملہ اس وقت منظرِ عام پر آیا جب محکمہ خوراک سندھ کے سیکریٹری کی زیرِ صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں پیش کی گئی تفصیلی رپورٹ میں بڑے پیمانے پر گندم کی خرد برد کی نشاندہی کی گئی۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ دیگر گوداموں میں بھی اسٹاک کے حوالے سے معمولی بے ضابطگیاں سامنے آئیں، تاہم بھولاری گودام کا معاملہ اپنی نوعیت اور حجم کے اعتبار سے سب سے زیادہ سنگین قرار دیا گیا، جس نے پورے نظام کی نگرانی، اسٹوریج اور نگرانی کے طریقہ

ذرائع کے مطابق اجلاس کے دوران سامنے آنے والی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ابتدائی آڈٹ کے دوران بھولاری فوڈ گودام سے 64 ہزار 483 گندم کے تھیلے غائب پائے گئے، جن کی مجموعی مالیت 64 کروڑ 48 لاکھ 35 ہزار روپے بنتی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ یہ خرد برد کسی ایک دن یا اچانک واقعہ کا نتیجہ نہیں بلکہ بظاہر ایک منظم اور طویل عرصے پر محیط عمل کا شاخسانہ معلوم ہوتی ہے۔

صوبہ بھر میں گوداموں کی جانچ

محکمہ خوراک کی رپورٹ کے مطابق صوبے بھر میں موجود 66 سرکاری گوداموں میں سے 52 گوداموں کی فزیکل ویریفکیشن اور ریکارڈ جانچ کی گئی۔ اس جانچ کے دوران بھولاری گودام میں ریکارڈ اور زمینی حقائق میں واضح تضاد سامنے آیا، جس کے بعد گندم کی بڑی مقدار کے غائب ہونے کی باضابطہ تصدیق کر دی گئی۔

کار پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔

غذائی تحفظ پر براہِ راست اثر

ماہرین کے مطابق گندم نہ صرف پاکستان بلکہ خصوصاً سندھ جیسے زرعی صوبے کے لیے اسٹریٹجک اہمیت کی حامل فصل ہے۔ سرکاری گوداموں میں محفوظ کی جانے والی گندم کا مقصد قلت کے دنوں میں عوام کو آٹے کی دستیابی یقینی بنانا اور قیمتوں میں استحکام برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ ایسے میں کروڑوں روپے کی گندم کا غائب ہونا صرف مالی بدعنوانی نہیں بلکہ عوامی غذائی تحفظ پر بھی براہِ راست حملہ تصور کیا جا رہا ہے۔

زرعی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس طرح کی خرد برد بروقت سامنے نہ آئے تو اس کے اثرات آٹے کی قیمتوں میں اضافے، ذخیرہ اندوزی کے فروغ اور عام شہری کی قوتِ خرید پر دباؤ کی صورت میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔

ذمہ دار کون؟ رپورٹ میں اہم انکشافات

تحقیقاتی رپورٹ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ خرد برد میں صرف نچلا عملہ ہی نہیں بلکہ گودام انتظامیہ، نگران افسران اور ممکنہ طور پر اعلیٰ سطح کے بعض اہلکاروں کی غفلت یا ملی بھگت بھی شامل ہو سکتی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گودام کے اسٹاک رجسٹرز بروقت اپڈیٹ نہیں کیے گئے فزیکل ویریفکیشن کا نظام مؤثر انداز میں نافذ نہیں تھا۔

طویل عرصے تک آڈٹ نہ ہونے سے خرد برد کو چھپانے میں آسانی رہی اسی بنیاد پر رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ نہ صرف ملوث افسران اور اہلکاروں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے بلکہ پورے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے اصلاحات بھی متعارف کروائی جائیں۔

اینٹی کرپشن کی فوری کارروائی

محکمہ خوراک کی سفارش پر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ سندھ نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے رات گئے بھولاری گودام سے منسلک فوڈ انسپکٹر اللہ ڈنو کو گرفتار کر لیا ہے۔ اینٹی کرپشن حکام کے مطابق گرفتاری ابتدائی شواہد کی بنیاد پر عمل میں لائی گئی ہے جبکہ مزید گرفتاریاں بھی متوقع ہیں۔

حکام کا کہنا ہے کہ ملزم سے تفتیش کے دوران یہ جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ گندم کہاں منتقل کی گئی، اس میں کون کون شامل تھا، اور آیا یہ گندم مارکیٹ میں فروخت کی گئی یا کسی اور مقام پر ذخیرہ کی گئی۔

شفافیت اور احتساب کی ضرورت

گندم خرد برد کا یہ واقعہ ایک بار پھر اس امر کی یاد دہانی کراتا ہے کہ سرکاری محکموں میں شفافیت، ڈیجیٹل ریکارڈنگ اور مؤثر نگرانی کے بغیر بدعنوانی کا خاتمہ ممکن نہیں۔ ماہرین تجویز کر رہے ہیں کہ:

تمام فوڈ گوداموں میں ڈیجیٹل اسٹاک مینجمنٹ سسٹم نافذ کیا جائے

سی سی ٹی وی نگرانی کو لازمی بنایا جائے

آزاد آڈٹ کا نظام متعارف کرایا جائے

افسران کی مدتِ تعیناتی محدود اور کارکردگی سے مشروط کی جائے

عوامی ردِعمل اور توقعات

واقعے کے منظرِ عام پر آنے کے بعد عوامی حلقوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ایک طرف مہنگائی اور معاشی دباؤ ہے اور دوسری طرف عوامی وسائل کی اس طرح لوٹ مار نا قابلِ قبول ہے۔ سول سوسائٹی اور تجزیہ کاروں نے مطالبہ کیا ہے کہ تحقیقات کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے اور ملوث عناصر کو مثال بناتے ہوئے سزا دی جائے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کا سدباب ہو سکے۔

جامشورو کے بھولاری گودام سے گندم کی کروڑوں روپے کی خرد برد محض ایک مالی اسکینڈل نہیں بلکہ ایک ٹیسٹ کیس ہے، جو یہ طے کرے گا کہ صوبے میں احتساب کا نظام کتنا مؤثر ہے۔ اگر اس معاملے میں شفاف، غیر جانبدار اور سخت کارروائی عمل میں لائی گئی تو یہ نہ صرف عوام کے اعتماد کی بحالی کا سبب بنے گا بلکہ دیگر محکموں کے لیے بھی واضح پیغام ہوگا کہ قومی وسائل میں خیانت کسی صورت برداشت نہیں کی جائیگی۔

کراچی کے لیے حکومت نے 21.53 ارب روپے کی منظوری دیدی

کراچی کی سڑکوں کی بحالی سے شہری آمدورفت میں بہتری آئے گی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا، وزیراعلیٰ سندھ

وزیراعلی سندھ سید مراد علی شاہ نے کراچی کی سڑکوں سمیت دیگر انفرااسٹرکچر کی بہتری کے لیے 21 ارب روپے سے زائد کی منظوری دے دی ہے۔شہر قائد میں سرکوں کی بحالی کے حوالے سے اہم اجلاس وزیراعلی سندھ سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں صوبائی وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ، میئر کراچی مرتضی وہاب، چیف سیکریٹری آصف حیدر شاہ، چیئرمین پی اینڈ ڈی نجم شاہ اور محکمہ بلدیات اور کے ایم سی کے سینئر افسران نے شرکت کی۔اجلاس میں وزیراعلی سندھ نے کراچی کے انفرااسٹرکچر کی بہتری کے لیے مجموعی طور پر 21.53 ارب روپے کی منظوری دے دی۔انہوں نے کہا کہ کراچی کی سڑکوں کی بحالی سے شہری آمدورفت میں بہتری آئے گی اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔عوامی سہولت اور شہری تحفظ سندھ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔وزیراعلی سندھ نے کراچی کی سڑکوں کی بحالی کے لیے 13 ارب روپے کی خصوصی گرانٹ کی بھی منظوری دی۔ اجلاس میں میئر کراچی مرتضی وہاب نے وزیراعلی سندھ کو بریفنگ دیتے ہوئے شہر کی 409 خستہ حال سڑکوں کی مرمت کی نشاندہی کی۔ ترجمان وزیراعلی سندھ کے مطابق 24 ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کے لیے بھی مالی امداد کی منظوری دی گئی ہے۔صوبائی وزیر بلدیات سید ناصر حسین شاہ نے اجلاس کو بتایا کہ کراچی کے 7 اضلاع میں 400 سڑکوں پر پیچ ورک کیا جائے گا جب کہ 9 سڑکوں کی مکمل تعمیر نو کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سڑکوں، سیوریج اور واٹر سپلائی کے منصوبوں پر مجموعی لاگت 12.57 ارب روپے آئے گی۔اجلاس میں وزیراعلی سندھ سید مراد علی شاہ نے کراچی کی 26 بڑی سڑکوں کی بحالی کے لیے کے ایم سی کو ہدایات جاری کیں۔ اس کے ساتھ ہی وزیراعلی سندھ نے سڑکوں، نالوں اور اسٹریٹ لائٹس سے متعلق 8.53 ارب روپے کے منصوبوں کی بھی منظوری دی۔وزیراعلی سندھ نے تمام منصوبوں پر شفاف، معیاری اور بروقت کام مکمل کرنے کی ہدایت کی اور محکمہ خزانہ کو فنڈز فوری طور پر جاری کرنے کے احکامات بھی دیے۔

وفاقی محتسب کی ہدایت پر علاقائی سربراہ سید محمود علی شاہ نے 60 عوامی شکایات کی سماعت کی

وفاقی محتسب اعجاز احمد قریشی کی ہدایت پر وفاقی محتسب سیکرٹریٹ سکھر اور لاڑکانہ کے علاقائی سربراہ سید محمود علی شاہ نے علاقائی سطح پر 60 عوامی شکایات کی سماعت کی۔کل کیسز میں سے 20 شکایات سیپکو سے متعلق تھیں جن میں سیپکو لاڑکانہ اور لاڑکانہ رورل ڈویژنز کے ایکس ای اینز موجود تھے اور کارروائی میں حصہ لیا۔ چوبیس مقدمات ایس ایس جی سی ایل سے متعلق تھے جن میں زونل منیجر ایس ایس جی سی ایل لاڑکانہ سمیت ایس ایس جی سی ایل کے متعلقہ افسران نے سماعت کی۔باقی کیسز پاکستان بیت المال، پوسٹل لائف انشورنس (PLI)، پاکستان پوسٹ ڈیپارٹمنٹ، اور BISP سے متعلق تھے، سماعتوں کے دوران PBM، BISP اور PLI کے اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کے ساتھ ساتھ پاکستان پوسٹ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سمیت افسران موجود تھے، تمام شکایت کنندگان فورم کے سامنے پیش ہوئے، اور ان کی شکایات کو تحمل اور اچھی طرح سنا گیا۔جہاں کہیں بھی نشاندہی کی گئی بدانتظامی کی مثالوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مقدمات کو قانون کے مطابق سختی سے نمٹا دیا گیا اور ان کا فیصلہ کیا گیا، وفاقی محتسب سیکرٹریٹ نے عوام کو تیز، شفاف اور موثر ریلیف فراہم کرنے اور وفاقی اداروں کے احتساب کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

بی آر ٹی منصوبوں کی تکمیل سے ٹرانسپورٹ نظام میں واضح بہتری آئے گی، شرجیل میمن

منصوبوں کی مقررہ مدت میں تکمیل کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، سینئر صوبائی وزیر سندھ

سندھ کے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن بی آر ٹی منصوبوں کے تکمیل سے کراچی کے ٹرانسپورٹ کے نظام میں واضح بہتری آئے گی۔شرجیل میمن کی زیر صدارت محکمہ ٹرانسپورٹ کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ریڈ لائن اور یلو لائن بی آر ٹی منصوبوں پر پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں سیکریٹری ٹرانسپورٹ اسد ضامن، سی ای او ٹرانس کراچی فواد غفار سومرو، پی ڈی یلو لائن بی آر ٹی ضمیر عباسی اور ایس ایم ٹی اے کے حکام شریک ہوئے۔ اجلاس میں سندھ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے حکام نے سینئر وزیر شرجیل انعام میمن کو کراچی میں مزید نئی ای وی بسز اور ای وی ٹیکسی شروع کرنے سے متعلق آگہی دی۔ سی ای او ٹرانس کراچی نے ریڈ لائن پر جاری کام پر اجلاس کو بریفنگ دی، اجلاس میں بتایا گیا کہ نیپا چورنگی کے پاس ریڈ لائن بی آر ٹی کے دونوں اطراف کام مکمل کرنے جا رہے ہیں۔یلو لائن بی آر ٹی کے پروجیکٹ ڈائریکٹر نے اجلاس کو کام میں پیش رفت کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ سینیٹر تاج حیدر پل کے دوسرے حصے کو منہدم کرنے کا کام جاری ہے، جلد ہی دوسرے حصے پر بھی کام شروع کیا جائے گا۔شرجیل میمن نے کہا کہ منصوبوں کی مقررہ مدت میں تکمیل کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، ریڈ لائن اور یلو لائن بی آر ٹی شہر کے اہم مقامات اور کاروباری مراکز کو آپس میں جوڑنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔شرجیل انعام میمن نے کہا کہ کام میں کسی بھی تاخیر سے گریز کے لئے فیلڈ لیول پر تمام مسائل کے حل کو یقینی بنایا جائے، جدید شہری ٹرانسپورٹ کے بغیر کسی بھی شہر کی ترقی ممکن ہی نہیں، پنک اسکوٹیز کا دوسرا مرحلہ جلد شروع کیا جائے، انہوں نے ہدایت دی کہ کراچی کے ساتھ ساتھ دیگر شہروں میں بھی پنک اسکوٹیز کی تقسیم کے پروگرام منعقد کئے جائیں۔

جعل سازوں نے گل پلازہ سانحے کو بھی کمائی کا ذریعہ بنالیا

سوشل میڈیا پر جھوٹے پیغامات بھیجے جا رہے ہیں جن میں لوگوں سے مدد کی اپیل کی جارہی ہے

جعل سازوں نے گل پلازہ سانحے کو بھی کمائی کا ذریعہ بنالیا، متاثرین کے نام پر سوشل میڈیا پر جھوٹے پیغامات بھیجے جا رہے ہیں۔تفصیلات کے مطابق سانحہ گل پلازہ ایک دل دہلا دینے والا افسوسناک واقعے کے بعد چند بے ضمیر، مفاد پرست جعل سازوں نے اس سانحے کو بھی کمائی کا ذریعہ بنالیا ہے۔گل پلازہ متاثرین کے نام پر سوشل میڈیا پر جھوٹے پیغامات بھیجے جا رہے ہیں جن میں لوگوں سے مدد کی اپیل کی جارہی ہے اور دکانیں جل جانے کے جھوٹے دعوے بھی کیے جا رہے ہیں۔گل پلازہ کے باہر بھی بعض افراد نے جھوٹے دعوے کر کے انتظامیہ اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔متعلقہ حکام نے فوری کارروائی کرتے ہوئے فراڈ میں ملوث افراد کو قانون کے شکنجے میں لے لیا ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ایک کروڑ معاوضے کے اعلان کے بعد بہت سارے دعوے دار سامنے آئی، ایک کم عمر بچے ٹک ٹاک پر لائیک کے لئے جھوٹا دعوی کیا کہ میرا بھائی اس سانحے میں لاپتہ ہے، جس کے بعد بچے نے معذرت کی جبکہ ایک خاتون بھی منظر عام پر آئیں اور جھوٹے دعوی کئے۔

پشین، غیرقانونی کرومائٹ مائننگ کے خلاف کارروائی، 47 بند کردی گئی ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پشین میں غیرقانونی کرومائٹ مائننگ کے خلاف کارروائی، 47 غیرقانونی مائنز بند کر دی گئیں بلوچستان کے معدنی وسائل صوبے کی عوام کی ملکیت ہیں، غیرقانونی مائننگ کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہ بات انہوں نے جمعہ کو سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اظہارخیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ غیرقانونی مائننگ کے باعث مائنز اینڈ منرل سے صوبے کی سالانہ آمدن 10 ارب سے بھی کم ہے، غیرقانونی مائننگ کے خاتمے اور معدنی شعبے کی بہتری کے لیے جامع پالیسی لا رہے ہیں۔

تعلیم ہی کے ذریعے نوجوان مثبت کردار ادا کرسکتے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری میر زرین مگسی

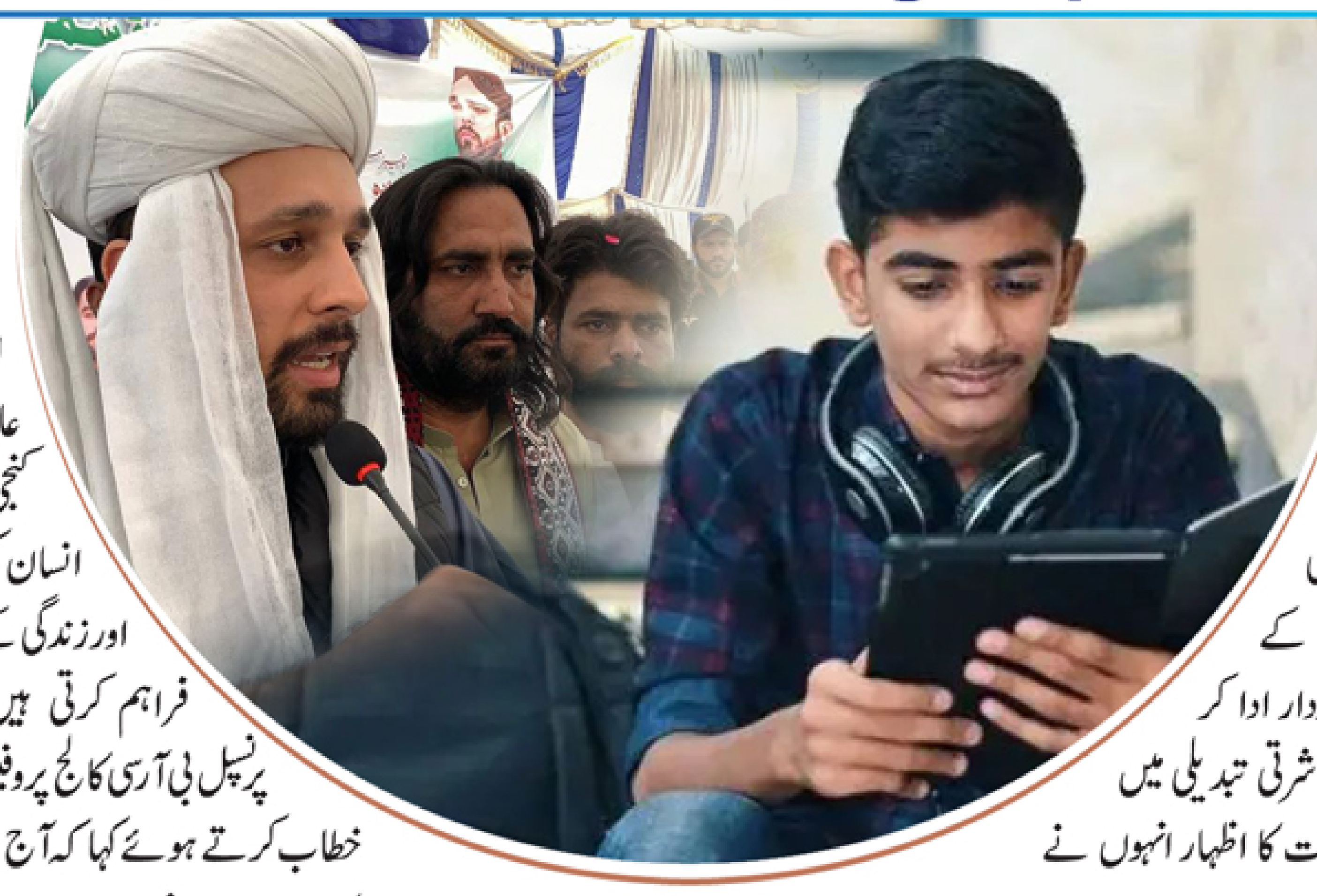

سیکرٹری پارلیمانی امور برائے سیاحت و ثقافت بلوچستان نوابزادہ میر زرین خان مگسی نے کہا کہ تعلیم معاشرے، علاقے اور ملک کی ترقی کی بنیاد ہے اور تعلیم ہی کے ذریعے نوجوان مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں نوجوانوں کا معاشرتی تبدیلی میں اہم کردار ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان ریزیڈنشل کالج (BRC) اوتھل میں بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ کالج میں انہوں نے غیرنصابی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے کوئز و مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلبہ نے انگلش و اردو تقاریر، نعتِ رسولؐ، کرکٹ اور فٹبال کے مقابلوں میں بھرپور شرکت کی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی سیکریٹری پارلیمانی امور برائے سیاحت و ثقافت نوابزادہ میر زرین خان مگسی نے کالج میں جام محمد یوسف ہاسٹل کا باقاعدہ فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نوابزادہ میر زرین خان مگسی نے کہا کہ بی آر سی کالج اوتھل کو درپیش مسائل کے حل کے لیے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ملاقات کر کے انہیں آگاہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم معاشرے، علاقے اور ملک کی ترقی کی بنیاد ہے اور تعلیم ہی کے ذریعے نوجوان مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کا معاشرتی تبدیلی میں اہم کردار ہے اور محنت کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں تعلیم کے ساتھ ساتھ غیرنصابی سرگرمیاں اور تربیت بھی نہایت ضروری ہے۔

صرف ڈگری کافی نہیں بلکہ وقت کی پابندی، بڑوں کا احترام اور مطالعہ کی عادت کامیابی کی کنجی ہیں۔ کتابیں انسان کی شخصیت نکھارتی اور زندگی کے سفر میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ اس موقع پر پرنسپل بی آر سی کالج پروفیسر مطیع الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے لئے خوشی کا دن ہے۔ ہم نوابزادہ میر زرین خان مگسی کے شکرگزار ہیں جن کی قیادت میں تعلیمی اداروں میں بہتری آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم جام محمد یوسف کے وژن اور جام کمال خان عالیانی کی سرپرستی میں یہ ادارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے، تاہم کالج کو درپیش مسائل اور فنڈز کی کمی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر دیگر کالجز کی طرح مناسب فنڈز فراہم کیے جائیں تو یہ ادارہ مزید فعال ہوسکتا ہے۔ تقریب سے عبدالرازق رونجھو نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر چیئرمین ضلع کونسل لسبیلہ سردار عبدالرشید پھورائی، چیئرمین میونسپل کمیٹی اوتھل سید سومار شاہ کاظمی، چیئرمین میونسپل کمیٹی بیلہ شاہجان شاہ، قادر بخش جاموٹ، وائس چیئرمین میونسپل کمیٹی اوتھل وسیم احمد لاسی، ایس ایچ او اعجاز علی، حاجی عبدالستار جاموٹ، شاہد خان پٹھان سمیت اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

بلوچستان، صوبوں سے گندم لانے پر غیرضروری وغیر قانونی پابندیوں کی وجہ سے گندم کا بحران شدت اختیار کرگیا

پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان ریجن کے صوبائی چیئرمین عبدالواحد بڑیچ نے بلوچستان میں گندم کی نقل وحمل میں رکاوٹوں اور آٹے کی نایابی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں گندم کی موجودگی نہ ہونے اور دوسرے صوبوں سے گندم لانے پر غیرضروری وغیرقانونی پابندیوں کی وجہ سے گندم کا بحران شدت اختیار کرگیا ہے پہلے سندھ سے گندم بلوچستان لانے پر پابندی عائد کی گئی، جبکہ بلوچستان میں خود گندم کی کمی ہے اور حکومت کے پاس بھی اس کی فراہمی کے ذرائع محدود ہیں یہ غیرضروری پابندیاں فوری طور پر ختم کی جائیں اور گندم کی نقل وحمل کو بلارکاوٹ جاری رکھا جائے تاکہ بلوچستان میں آٹے کی کمی کا بحران ختم ہوسکے' یہ بات انہوں نے بیان جاری کرتے ہوئے کہی' انہوں نے کہا کہ نوتال کے مقام پر کسٹم اہلکاروں نے مختلف گاڑیوں کو روکا ہوا ہے، جن میں وہ گاڑیاں شامل ہیں جو بلوچستان کے ملز اور دکانداروں کے پاس آکر گندم فراہم کرتی ہیں، جو بعد میں بلوچستان بھر میں آٹے کی شکل میں تقسیم ہوتی ہے' نیشنل ہائی وے پر گاڑیوں کو روکنے کا یہ سلسلہ عام شہریوں اور تاجروں کے لیے شدید مشکلات پیدا کررہا ہے' عبدالواحد بڑیچ نے کہا کہ مختلف چیک پوسٹوں پر گاڑیوں کو روکا جانا، حیلے بہانوں کے تحت نقل وحمل میں رکاوٹ ڈالنا، نہ صرف ملز کے اخراجات بڑھا رہا ہے بلکہ یہ اضافی لاگت بھی عام شہری کے جیب سے جاتی ہے۔ اس وجہ سے ملز کے پاس گندم میسر نہیں ہے تاکہ وہ آٹا تیار کرکے مارکیٹ میں فراہم کرسکیں، جس کی وجہ سے بلوچستان کے بازاروں میں آٹے کی نایابی پیدا ہوگئی ہے صوبائی چیئرمین عبدالواحد بڑیچ نے زور دیا کہ یہ غیرضروری پابندیاں فوری طور پر ختم کی جائیں اور گندم کی نقل وحمل کو بلارکاوٹ جاری رکھا جائے تاکہ بلوچستان میں آٹے کی کمی کا بحران ختم ہوسکے' انہوں نے حکومت اور متعلقہ حکام سے اپیل کی کہ بلوچستان میں گندم کی فوری ترسیل اور رکاوٹیں دور کرنے کے اقدامات کیے جائیں تاکہ عوام کو آٹے کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے اور عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کسیکو نے صارفین کو بجلی کے نئے کنکشن کے حصول کیلئے آن لائن نظام کا طریقہ کار شروع کردیا

کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) اپنے تمام صارفین کو بجلی فراہمی کے سلسلے میں جدید ٹیکنالوجی کے مطابق مزید بہتر سہولیات کو یقینی بنانے کیلئے متعدد اقدامات کررہی ہے۔ اس سلسلے میں صارفین کو بجلی کے نئے کنکشن کے حصول کیلئے آن لائن نظام کا طریقہ کار شروع کیا گیا ہے۔ جس میں صارف آن لائن پورٹل کے زریعے اب گھر بیٹھے بجلی کے نئے کنکشن کیلئے الیکٹریسٹی نیوکنکشن ENC ویب سائٹ www.enc.com.pk کے ساتھ ساتھ کیسکو آفیشل ویب سائٹ www.qesco.com.pk پر ملاحظہ فرمائیں اور نیوکنکشن پر کلک کرکے درخواست دےسکتے ہیں۔ صارفین کی سہولت کیلئے نئے کنکشن کا طریقہ کار کو مزید آسان بنانے کیلئے ویب سائٹ پر موجود معلومات اُردو اور انگریزی دونوں زبان میں موجود ہیں۔

صارف نئے کنکشن کے حصول کیلئے ویب سائٹ پر موجود معلومات کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنا متعلقہ ضروری دستاویزات اور کاغذات اسکین کرکے اپ لوڈ کردیں۔ جس کے بعد کمپنی متعلقہ درخواست برائے کنکشن کا حصول پر ضروری کارروائی شروع کرکے سائٹ سروے یعنی متعلقہ جگہ کا معائنہ کرے گی اور تمام ضروری کارروائی مکمل کرنے کے بعد متعلقہ سب ڈویژن صارف کی درخواست منظور کرلے گا اور پھر درخواست کی منظوری کے بعد کنکشن کی تنصیب کا عمل کم سے کم وقت میں مکمل کرلیا جائے گا۔ تاہم صارفین کے نامکمل درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں جعلی کاغذات جمع کرانے کی صورت میں درخواست دہندہ/ مالک کیخلاف قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس نئے آن لائن نظام کے تحت صارفین کیلئے بجلی کے بل میں نام کی تبدیلی اور لوڈ میں اضافہ یا کمی کے طریقہ کار بھی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ صارفین اپنی دہلیز پر جدید سہولیات کی فراہمی اور بجلی کنکشن کے حصول کے لئے کیسکو کے آن لائن اقدامات سے فائدہ اُٹھائیں اور نئے کنکشن کے حصول کیلئے الیکٹریسٹی نیوکنکشن ENC ویب سائٹ www.enc.com.pk اور کیسکو ویب سائٹ www.qesco.com.pk وزٹ کریں۔

اہلِ پنجاب کے لیے خوشخبری

''اپنی چھت، اپنا گھر'' کی تاریخی توسیع

جوائنٹ فیملی سسٹم کے تحفظ اور سماجی ہم آہنگی کی جانب انقلابی قدم

نمائندہ خصوصی

اہلِ پنجاب کے لیے واقعی خوشی اور امید کی بڑی خبر سامنے آئی ہے۔ صوبائی حکومت نے اپنے فلاحی اور عوام دوست منصوبے ''اپنی چھت، اپنا گھر'' کو مزید وسعت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے، جس کے تحت اب جوائنٹ فیملی سسٹم کو خصوصی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے اس منصوبے کو محض ایک ہاؤسنگ اسکیم کے بجائے سماجی ترقی، خاندانی اقدار کے تحفظ اور معاشرتی ہم آہنگی کے فروغ کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

پاکستانی معاشرے میں جوائنٹ فیملی سسٹم صدیوں پرانی روایت ہے، جو باہمی تعاون، بزرگوں کے احترام اور نسلوں کے درمیان مضبوط رشتوں کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تاہم جدید دور میں آبادی میں اضافے، رہائشی مسائل اور معاشی دباؤ کے باعث یہ نظام بتدریج کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ ایسے میں وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کا یہ فیصلہ کہ جوائنٹ فیملیز کو بھی ''اپنی چھت، اپنا گھر'' کے دائرہ کار میں شامل کیا جائے، ایک دور اندیش اور انقلابی قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

حکومت پنجاب نے سانجھے چولہے، سانجھے ویہڑے اور اپنی چھت بھی سانجھی کے تصور کے تحت جوائنٹ فیملیز کو گھروں کی توسیع کے لیے بلاسود اور آسان اقساط پر قرضے فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں رہنے والے خاندان کے افراد بہتر سہولیات کے ساتھ اپنی رہائش کو وسیع کر سکیں، تاکہ خاندانی نظام مضبوط ہو اور نئی نسل بھی اپنے بزرگوں کے ساتھ جڑی رہے۔

تفصیلات کے مطابق وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ''اپنی چھت، اپنا گھر'' پروگرام کا دائرہ کار بڑھاتے ہوئے باضابطہ طور پر جوائنٹ فیملیز کے لیے گھروں کی توسیع کے لیے بلاسود قرضوں کی منظوری دے دی ہے۔ یہ قرضے نہ صرف سود سے پاک ہوں گے بلکہ ان کی واپسی بھی انتہائی آسان اقساط میں کی جا سکے گی، تاکہ متوسط اور کم آمدنی والے خاندانوں پر مالی بوجھ نہ پڑے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے جون 2026ء تک ایک لاکھ 60 ہزار گھر تعمیر کرنے کا بڑا اور واضح ہدف مقرر کر دیا ہے۔ یہ ہدف اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت پنجاب ہاؤسنگ کے مسئلے کو محض وعدوں تک محدود نہیں رکھنا چاہتی بلکہ عملی اقدامات کے ذریعے عوام کو باعزت رہائش فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اس منصوبے کے تحت نہ صرف وہ شہری فائدہ اٹھا سکیں گے جن کے پاس اپنی زمین موجود ہے بلکہ وہ افراد بھی اس سہولت سے مستفید ہوں گے جن کے پاس ذاتی زمین نہیں۔

حکومت پنجاب نے ایسے شہریوں کے لیے ''اپنی زمین، اپنا گھر'' کے عنوان سے ایک اور انقلابی قدم اٹھایا ہے، جس کے تحت بے زمین افراد کو پلاٹس فراہم کیے جائیں گے اور ان پر گھر بنانے کے لیے بلاسود اور آسان قرض بھی دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے اس پروگرام کے تحت 1534 پلاٹس کی الاٹمنٹ کی منظوری دے دی ہے، جو شفاف طریقے سے قرعہ اندازی کے ذریعے دیے جائیں گے۔

پہلے مرحلے میں مختلف اضلاع میں پلاٹس کی تقسیم کی جائے گی، جن میں جہلم میں 194، قصور میں 129، فیصل آباد میں 84 اور لودھراں میں 59 پلاٹس شامل ہیں۔ اس شفاف قرعہ اندازی کے عمل کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ حقیقی مستحقین تک یہ سہولت بلا امتیاز پہنچے۔

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے ''اپنی زمین، اپنا گھر'' کے پلاٹس کی قرعہ اندازی جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو واضح ہدایات جاری کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ''اپنی چھت، اپنا گھر'' پراجیکٹ کے فنڈز میں اضافے کے لیے بھی اقدامات کا حکم دیا ہے، تاکہ منصوبے کی رفتار تیز کی جا سکے اور زیادہ سے زیادہ خاندانوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس بھی منعقد ہوا، جس میں سیکرٹری ہاؤسنگ اور ڈی جی پھاٹا نے منصوبے پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ ''اپنی چھت، اپنا گھر'' پروگرام کے تحت رجسٹرڈ صارفین کی تعداد 18 لاکھ 80 ہزار 81 تک پہنچ چکی ہے، جبکہ درخواست گزاروں کی تعداد 10 لاکھ 66 ہزار 559 ہے۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ عوام کی بڑی تعداد اس منصوبے پر اعتماد کر رہی ہے۔

بریفنگ میں مزید بتایا گیا کہ پنجاب بھر میں اس منصوبے کے تحت 67 ہزار 197 گھر مکمل ہو کر آباد ہو چکے ہیں، جبکہ 53 ہزار 843 مکانات اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ یہ پیش رفت اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ حکومت پنجاب عملی طور پر ہاؤسنگ کے شعبے میں ایک بڑی تبدیلی لا رہی ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق ''اپنی چھت، اپنا گھر'' منصوبے کے تحت اب تک 164 ارب 66 کروڑ روپے کے بلاسود قرضے جاری کیے جا چکے ہیں، جبکہ اس پروگرام کے تحت قرضوں کی ریکوری کی شرح 99 فیصد ہے۔ یہ غیر معمولی شرح اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام اس منصوبے کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور حکومتی اعتماد پر پورا اتر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے اس موقع پر منصوبے کے تحت دوسری قسط کی ادائیگی بھی جلد از جلد کرنے کی ہدایت دی، تاکہ زیر تعمیر مکانات کی تکمیل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کی اولین ترجیح یہ ہے کہ ہر خاندان کو باعزت اور محفوظ رہائش فراہم کی جائے۔

مزید برآں وزیر اعلیٰ نے ''اپنی چھت، اپنا گھر'' کے صارفین کے انتقال کی صورت میں ایک جامع پالیسی مرتب کرنے کی بھی ہدایت جاری کی ہے۔ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی مستفید ہونے والے فرد کا انتقال ہو جائے تو اس کے اہلِ خانہ کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے اور انہیں مکمل سہولت فراہم کی جا سکے۔ یہ اقدام حکومت کے فلاحی وژن اور انسانی ہمدردی کی عکاسی کرتا ہے۔

مجموعی طور پر ''اپنی چھت، اپنا گھر'' اور ''اپنی زمین، اپنا گھر'' جیسے منصوبے نہ صرف ہاؤسنگ کے مسئلے کے حل کی جانب مضبوط قدم ہیں بلکہ یہ خاندانی نظام کے تحفظ، سماجی استحکام اور معاشی بہتری کی بنیاد بھی فراہم کر رہے ہیں۔ جوائنٹ فیملی سسٹم کو سہارا دے کر حکومت پنجاب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ترقی صرف عمارتیں کھڑی کرنے کا نام نہیں بلکہ اقدار، روایات اور انسانوں کے درمیان مضبوط رشتوں کو برقرار رکھنا بھی حقیقی ترقی ہے۔

تعلیمی اداروں اور معاشرے کو منشیات کے خطرناک ناسور سے بچانے کا تہیہ کر رکھا ہے، وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن

خیبر پختونخوا کے وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن اور نارکوٹکس کنٹرول سید فخر جہان نے محکمہ ایکسائز کا قلمدان سنبھالنے کے بعد ڈیڑھ ماہ کے محدود عرصے میں محکمے کی نمایاں کارکردگی سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نوجوان نسل کی حفاظت ،تعلیمی اداروں اور معاشرے کو منشیات کے خطرناک ناسور سے بچانے کا تہیہ رکھتے ہوئے مثالی کاروائیاں عمل میں لائی گئی۔منشیات فروشوں ،ڈیلرز، سمگلرز اور سہولت کاروں کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی اپنائی گئی اور 4 نومبر 2025 سے 15 جنوری 2026 کے دوران کل 91 کاروائیاں کی گئی ،جس میں مجموعی طور پر 1762 کلوگرام منشیات برآمد کر کے 112 ملزمان گرفتار کئے گئے۔انھوں نے ان کاروائیوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ کل 91 ایف آئی آرز درج ہوئے ، جس میں 47 کلوگرام آئس ، تقریبا 1702 کلوگرام چرس، تقریبا 12 کلوگرام ہیروئن تقریبا ،1 کلوگرام افیون ، 7 بوتل شراب اور 911 عدد نشہ آور گولیاں ضبط کی گئی اور 112 ملزمان گرفتار کئے گئے۔محکمہ اطلاعات کے اطلاع سیل ،سول سیکرٹریٹ پشاور میں محکمانہ کارکردگی کے حوالے سے میڈیا بریفنگ کرتے ہوئے صوبائی وزیر نے کہا کہ تاریخ میں اتنی مقدار میں بڑی مقدار میں منشیات نہیں پکڑی گئیں۔صوبائی وزیر نے کہا کہ ہم منشیات کے حوالے سے قوانین بھی سخت کر رہے ہیں اور جرمانے بھی بڑھا رہے ہیں تاکہ ہماری نسلوں کو برباد کرنے والے بچ نہ سکیں اور سلاخوں کے پیچھے ہی رہیں۔انھوں نے کہا کہ صوبے میں نئے ایکسائز پولیس اسٹیشن بھی قائم کر رہے ہیں اور اور اگر کوئی بھی آفیسر یا اہلکار منشیات کے معاملات میں ملوث پایا گیا تو اسکو گھر بھیج دیں گے۔صوبائی وزیر نے کہا کہ یونیورسٹیوں میں انسداد منشیات کے حوالے سے آگاہی پروگرام شروع کریں گے اور اگر کسی بھی یونیورسٹی میں منشیات فروشی یا عادی طلبہ کا پتہ چلا تو وہاں کے ذمہ داروں کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔صوبائی وزیر کا کہنا تھا کہ ایکسائز میں پہلے ریہب والا نظام نہیں تھا اب کوشش کر رہے ہیں کہ عادی افراد کو ایکسائز کے ذریعے بحالی مراکز تک پہنچائیں۔انھوں نے مزید کہا اگر کسی بھی بحالی ادارے یا ہسپتال میں اگر علاج کے بجائے کوئی اور مقصد معلوم ہوا تو ہسپتال اور عملے کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔انھوں نے کہا آج ہی ان لائن کھلی کچہری کے موقع پر چھوٹے اور بڑے منشیات فروشوں کے خلاف بلا امتیاز کاروائی کے احکامات جاری کیے ہیں۔محصولات ،ٹیکس ریکوری میں نومبر اور دسمبر کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے صوبائی وزیر نے کہا کہ کہ منشیات کی روک تھام کے علاوہ محکمہ ایکسائز کو صوبائی محاصل کی وصولی میں بھی کلیدی کردار حاصل ہے۔محصولات کی بہتری، شفافیت، اور وصولیوں میں مؤثر کارکردگی کے تحت محکمے کی جانب سے دو ماہ نومبر اور دسمبر کے اعداد و شمار میں واضح اضافہ آیا ہے۔نومبر اور دسمبر کے دو ماہ کے دوران 2025 میں 1013 ملین روپے کی وصولی ہوئی ہے۔جو گزشتہ سال کے اسی دورانئے کے مطابق تقریبا 12 فیصد 113 ملین اضافے کو ظاہر کرتی ہے، جو محکمے کی بہتر حکمت عملی، نگرانی اور فیلڈ کارکردگی کا نتیجہ ہیاور انشاء اللہ مالی سال 2025-26 کا مقررہ ہدف 7 بلین ہے اور مقررہ ہدف سے ذیادہ ریکوری کر لی جائیگی۔ قانونی اصلاحات اور عوامی سہولیات کے حوالے سے انھوں نے کہا کہ محکمہ ایکسائز، ٹیکسیشن و نارکوٹکس کنٹرول عوامی سہولت، شفافیت، بہتر حکمرانی اور ریونیو میں اضافے کے لیے متعدد قانونی اصلاحات اور ڈیجیٹل سہولیات متعارف کرا رہا ہے۔ان اقدامات کا مقصد عوام کو تیز، آسان اور شفاف خدمات فراہم کرنا اور قومی خزانے کے لیے محصولات کی وصولی کو مؤثر بنانا ہے۔اس سلسلے میں پرسنلائزڈ رجسٹریشن مارک کا نظام متعارف کرایا گیا ہے۔انھوں نے کہا کہ پراپرٹی ٹیکس کا آنلائن سافٹ ویئر اور موبائل ایپلیکیشن کا نظام بھی محکمہ میں نافذ کیا گیا ہے جبکہ پروفیشنل ٹیکس کے آنلائن سافٹ ویئر اور موبائل ایپلیکیشن پر بھی کام تیزی سے جاری ہے۔انھوں نے کہا کہ عوامی شکایات اور مسائل کے حل کیلئے اوپن ڈے کا آغاز کیا گیا ہے اور اس کے تحت سینکڑوں شکایات کا ازالہ کیا گیا ،شکایات ملنے پر متعدد افسران و اہلکار معطل کیئے گئے ہیں۔صوبائی وزیر نے کہا کہ آج سے پہلی ای کھلی کچہری کا آغاز کر دیا گیا ہے جس میں عوام نے بھرپور شرکت کر کے 46 لاؤ کال موصول ہوئیں۔عوام نے محکمہ کے حوالے سے تقریبا 280 تاثراتی پیغامات بھیجے جس پر بروقت احکامات جاری کیئے گئے۔سید فخر جہان نے کہا کہ بہترین عوامی مفاد اور ریوینو میں اضافہ کیلئے گاڑیوں کے یونیک رپسندیدہ نمبروں کا قانون پاس کر کے باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے، جس کی پہلی نیلامی 27 جنوری 2026 ہوگی۔اس طرح اربن اموو ایبل پراپرٹی ٹیکس کے تحت 4 لاکھ سے زائد پراپرٹیز ڈیجیٹلائز کی گئی جبکہ رپورٹ کے مطابق صوبے کے 13 شہروں میں GIS سروے مکمل ہوا ہے۔۔

صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کا سخت ایکشن، احکامات نہ ماننے پر متعلقہ افسران کی تنخواہیں روک دی گئیں

عوامی شکایات کے بروقت حل میں رکاوٹ بننے والے افسران کے خلاف صوبائی محتسب خیبر پختونخوا مطاہر زیب نے سخت قانونی کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔اس حوالے سے بارہا جاری کیے گئے نوٹسز اور واضح احکامات کو مسلسل نظر انداز کرنے پر افسران کی تنخواہیں فوری طور پر منسلک (Attach) کر دی گئی ہیں۔صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کی جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق ان افسران میں ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز، خیبر پختونخوا، چیف انجینئر (سنٹر)، کمیونیکیشن اینڈ ورکس (C&W) ڈیپارٹمنٹ، ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر، اسپیشل ایجوکیشن اینڈ ویمن ایمپاورمنٹ، سیکشن آفیسر (E-II)، محکمہ صحت شامل ہیں۔یہ سخت تادیبی کارروائی صوبے میں اچھی طرزِ حکمرانی کے فروغ اور سرکاری اداروں میں جوابدہی کے مؤثر نظام کو یقینی بنانے کے لیے عمل میں لائی گئی ہے، تاکہ عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جا سکے۔متعلقہ افسران نے مسلسل نوٹسز کے باوجود نہ تو مطلوبہ رپورٹس جمع کروائیں اور نہ ہی سماعت کے لیے پیش ہوئے، جو کہ واضح طور پر فرائض میں غفلت کے زمرے میں آتا ہے۔ صوبائی محتسب مطاہر زیب کے احکامات کے مطابق جب تک متعلقہ افسران مکمل تعمیلی رپورٹ پیش نہیں کرتے، ان کی تنخواہیں معطل رہیں گی۔پریس ریلیز میں مزید کہا گیا ہے کہ عوامی خدمت میں غفلت، لاپرواہی اور احکامات کی نافرمانی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔

رپورٹ: نشید آفاقی

کراچی پریس کلب کے زیر اہتمام آن لائن شاپنگ اور ای کامرس فراڈ کے موضوع پر ایک اہم آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس کے لیے Daraz کا خصوصی تعاون حاصل تھا ورکشاپ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ آن لائن شاپنگ اور فراڈ سے کیسے بچا جائے فراڈ سے بچنے کے لیے کن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے ورکشاپ میں Daraz کے گروپ ہیڈ کسٹمر ایکسپیرینس اینڈ انسائٹ علی آخائی نے آن لائن فراڈ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حاضرین کے سوالوں کے جواب دیے ورکشاپ کی نظامت کے فرائض اسکل ڈیولپمنٹ کمیٹی سے وابستہ منظر ترک نے انجام دیے انہوں نے اپنا تجربہ شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی اہلیہ بھی ای کامرس فراڈ کا شکار ہوئیں انہوں نے سوشل میڈیا پر اشتہار سے متاثر ہو کر کپڑے منگوائے تو وہ تمام کپڑے لنڈا کے نکلے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے سیکرٹری پریس کلب اسلم خان نے بھی ای کامرس فراڈ کے حوالے سے اپنے تجربات سے حاضرین کو آگاہ کیا انہوں نے لاس اینجلس امریکہ میں اپنا کریڈٹ کارڈ استعمال کیا اور جب پاکستان واپس آئے تو وہاں ان کے کارڈ سے مزید ٹرانزکشن ہوگئی اس کے بعد انہوں نے روک تھام کے لیے اقدامات کیے ورکشاپ کی کامیابی کے لیے سابق سیکرٹری رضوان بھٹی، نصر اللہ چوہدری، عبدالرحمن اور انتظامی کمیٹی کے دیگر اراکین متحرک رہے علی آخائی نے ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی چیز 25 ہزار کی ہو اور کوئی سیلر ہزار روپے کی آفر کرے تو وہ یقیناً فراڈ ہوگا البتہ 25 ہزار کی چیز 24 ہزار میں دستیاب ہو تو اس کا یقین کیا جا سکتا ہے کوئی بھی ایسی آفر جو انوکھی لگے اس میں فراڈ کے امکانات رہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر مختلف پیجز کی جانب سے آفرز آتی ہیں ضروری ہے کہ ان کو چیک کیا جائے پھر خریداری کی جائے پبلک ریویو پر بھی توجہ دی جائے انہوں نے کہا کہ زیادہ تر فراڈ جمعے کے روز ہوتے ہیں تاکہ ہفتے اور اتوار کو بینک بند ہوں اور ان کا کام آسان ہو جائے انہوں نے مزید بتایا کہ کوریئر کمپنی بھی جانی پہچانی اور مستند ہونی چاہیے اگر کسی پیج سے آپ کے ساتھ فراڈ ہو تو اس کو رپورٹ ضرور کرنا چاہیے تاکہ دوسرا اس کا شکار ہونے سے بچ جائے ریٹنگ اور ریویو بھی چیک کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ Daraz کے تمام سسٹم پرفیکٹ ہیں ہم اے آئی سے بھی مدد لے رہے ہیں ہم سیلر کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ Daraz علی بابا سے منسلک ہے اس لیے تمام کام معیاری ہوتے ہیں اسی لیے ہمیں صارفین کا اعتماد حاصل ہے انہوں نے بتایا کہ اس وقت دنیا بھر میں 10.5 ٹریلین ڈالرز کا فراڈ ہو رہا ہے انہوں نے بتایا کہ Daraz خطے کے چار ممالک میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے اس موقع پر حاضرین کے

سوالوں کے جواب بھی دیے علی آخائی کو اجرک اور پریس کلب کا نشان دیا گیا تمام شرکا کو سرٹیفکیٹ بھی دیے گئے صحافیوں کی بڑی تعداد موجود تھی جنہوں نے ورکشاپ کے انعقاد کو سراہا ورکشاپ میں اشرف بھٹی، کلثوم جہاں اور صابر علی سمیت سینیئر صحافیوں نے شرکت کی۔

کراچی پریس کلب کے زیر اہتمام آن لائن شاپنگ اور ای کامرس فراڈ کے موضوع پر ورکشاپ

Daraz کے گروپ ہیڈ کسٹمر ایکسپیرینس اینڈ انسائٹ علی آخائی نے آن لائن فراڈ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور سوالوں کے جواب دیے

نظامت کے فرائض منظر ترک نے خوبصورتی سے انجام دیے، سیکرٹری پریس کلب اسلم خان نے حاضرین کو اپنے تجربات سے آگاہ کیا

ورکشاپ کی کامیابی کے لیے سابق سیکرٹری رضوان بھٹی، نصر اللہ چوہدری، عبدالرحمن اور انتظامی کمیٹی کے دیگر اراکین مسلسل متحرک رہے

اشرف بھٹی، کلثوم جہاں اور صابر علی سمیت سینیئر صحافیوں کی شرکت، ورکشاپ کے اختتام پر علی آخائی کو اجرک اور پریس کلب کا نشان دیا گیا

پاکستانی چاول کی عالمی درجہ بندی میں بڑی جست

کامرس ڈیسک

پاکستان کے چاول کے شعبے کے لیے ایک خوش آئند مہینہ ثابت ہوا، جب برآمدات میں ماہ بہ ماہ بنیاد پر 14 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس نمایاں بہتری کی سب سے بڑی وجہ باسمتی چاول کی برآمدات میں 50 فیصد سے زائد کا غیر معمولی اضافہ رہا، جس نے مجموعی کارکردگی کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ اس مضبوط کارکردگی کے نتیجے میں پاکستان نے ویتنام کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دسمبر کے مہینے میں دنیا کا تیسرا بڑا چاول برآمد کرنے والا ملک بننے کا اعزاز حاصل کر لیا، جبکہ پہلے اور دوسرے نمبر پر بالترتیب بھارت اور تھائی لینڈ رہے۔

تجارتی اعداد و شمار کے مطابق، دسمبر 2025 میں پاکستان نے ایران کو جانے والی ترسیلات کو شامل کیے بغیر 4 لاکھ 89 ہزار ٹن چاول برآمد کیے، جبکہ اسی عرصے میں ویتنام کی برآمدات 3 لاکھ 87 ہزار ٹن رہیں۔ یہ پاکستان کی اب تک کی بہترین ماہانہ برآمدی کارکردگی سمجھی جا رہی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ مشکلات کے باوجود یہ شعبہ ایک بار پھر رفتار پکڑ رہا ہے اور عالمی منڈی میں اپنی جگہ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

اہم منڈیاں اور خریدار ممالک

دسمبر میں متحدہ عرب امارات پاکستانی چاول کا سب سے بڑا خریدار رہا، جہاں 74 ہزار 897 ٹن چاول برآمد کیا گیا، جس میں 16 ہزار 850 ٹن باسمتی شامل تھا۔ چین 74 ہزار 685 ٹن کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا، جو اس بات کی علامت ہے کہ پاکستانی چاول کی طلب ایشیائی منڈیوں میں مسلسل برقرار ہے۔ افریقی ممالک بھی نمایاں خریداروں میں شامل رہے، جن میں تنزانیہ (62 ہزار 900 ٹن)، کینیا (60 ہزار 300 ٹن)، آئیوری کوسٹ (41 ہزار 700 ٹن) اور گنی بساؤ (31 ہزار 850 ٹن) شامل ہیں۔

ملائیشیا نے 23 ہزار 930 ٹن، مڈغاسکر نے 17 ہزار 800 ٹن، قازقستان نے 17 ہزار 50 ٹن جبکہ سعودی عرب نے 16 ہزار 32 ٹن پاکستانی چاول درآمد کیا، جس میں 5 ہزار 350 ٹن باسمتی شامل تھا۔ یورپی یونین اور برطانیہ کو مشترکہ طور پر 21 ہزار 100 ٹن چاول برآمد ہوا، جس میں 15 ہزار 600 ٹن باسمتی شامل ہے۔ اس کے علاوہ عمان، امریکا اور کینیڈا جیسی منڈیوں میں بھی محدود مگر اہم مقدار میں پاکستانی چاول گیا، جو تنوع کی علامت ہے۔

وسطی ایشیا میں ابھرتا ہوا پاکستانی کردار

دسمبر کی برآمدات میں ایک نمایاں پیش رفت وسطی ایشیائی ریاستوں میں پاکستان کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی صورت میں سامنے آئی۔ قازقستان کو 17 ہزار ٹن سے زائد چاول برآمد کیا گیا، جس میں 10 ہزار 300 ٹن باسمتی شامل تھا، جبکہ ازبکستان کو 10 ہزار 382 ٹن چاول کی ترسیل ہوئی۔ ماہرین کے مطابق یہ ایک ساختی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے، کیونکہ اب پاکستان وسطی ایشیائی ممالک جیسے قازقستان، ازبکستان، آذربائیجان، ترکمانستان، تاجکستان اور کرغزستان کو براہِ راست برآمدات کر رہا ہے۔

ماضی میں یہ تجارت زیادہ تر افغانستان کے راستے ہوتی تھی، تاہم سرحدی بندشوں کے باعث پاکستانی برآمدکنندگان نے براہِ راست راستے اختیار کیے، جس سے نہ صرف لاجسٹکس میں بہتری آئی بلکہ خطے میں پاکستان کی موجودگی بھی زیادہ نمایاں ہوگئی۔ یہ رجحان مستقبل میں پاکستانی چاول کے لیے نئی منڈیوں کے دروازے کھول سکتا ہے۔

کامیابی کے باوجود گہرے چیلنجز

اگرچہ دسمبر کے اعداد و شمار حوصلہ افزا ہیں، تاہم چاول کی برآمدی صنعت کو اب بھی کئی دیرینہ مسائل کا سامنا ہے۔ ساختی، مالیاتی، مارکیٹنگ اور پیداواری صلاحیت سے متعلق کمزوریاں بدستور موجود ہیں۔ ایک بڑا خلا عراق جیسی اہم منڈی میں پاکستان کی نہایت کم برآمدات ہیں، حالانکہ عراق دنیا میں بھارتی باسمتی کا دوسرا بڑا خریدار ہے۔ اسی طرح ترکیہ، جو عراق، اردن، شام اور مشرقی یورپ کے لیے ایک اہم ٹرانزٹ حب سمجھا جاتا ہے، وہاں بھی پاکستانی چاول کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے۔

وزیراعظم شہباز شریف نے حال ہی میں متعلقہ اداروں کو ہدایت دی ہے کہ چاول کی برآمدات میں اضافے اور بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے میں کمی کے لیے ایک جامع حکمتِ عملی مرتب کی جائے۔ حکومتی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ کم قیمت بھارتی چاول اور سرحدوں پر فائیٹو سینیٹری بنیادوں پر مسترد کی جانے والی ترسیلات نے پاکستانی برآمدات کو متاثر کیا ہے، تاہم برآمدکنندگان اس مؤقف سے مکمل اتفاق نہیں کرتے۔

پالیسی مسائل اور عالمی مسابقت

چاول کے شعبے کے تجزیہ کار حمید ملک کے مطابق پاکستان کی مشکلات کی بنیادی وجوہات میں شدید عالمی مسابقت، خصوصاً بھارت میں زیادہ پیداوار، عالمی سطح پر طلب میں کمی، سمندری فریٹ اور لاجسٹکس کے بڑھتے ہوئے اخراجات، غیر مستقل مالی اور زرِ مبادلہ پالیسیاں، غیر معقول ریگولیٹری فریم ورک، ذخیرہ اندوزی اور غیر دستاویزی معیشت کے باعث اندرونِ ملک قیمتوں میں غیر فطری اضافہ، اور سیکیورٹی خدشات کے باعث سرحدی بندشیں شامل ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ جب تک پالیسیوں میں تسلسل، برآمدکنندگان کے لیے سہولت کاری اور نئی منڈیوں تک رسائی کے لیے مؤثر سفارتی و تجارتی اقدامات نہیں کیے جاتے، تب تک یہ شعبہ اپنی مکمل صلاحیت حاصل نہیں کر سکے گا۔

امید کی کرنیں اور نئے مواقع

ان چیلنجز کے باوجود کچھ مثبت پیش رفت بھی سامنے آ رہی ہے۔ بنگلہ دیش میں پاکستانی چاول کی مانگ مضبوط ہے، اگرچہ زیادہ فریٹ لاگت نے مسابقت کو متاثر کیا ہے۔ اسی طرح وسطی ایشیائی ممالک میں اکتوبر 2025 میں فصل کی کٹائی کے بعد سے پاکستانی چاول کی طلب میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو مستقبل کے لیے ایک خوش آئند اشارہ ہے۔

مزید برآں، امریکا کی جانب سے بھارتی چاول پر عائد کی گئی 50 فیصد ٹیرف نے بھی پاکستان کے لیے ایک موقع پیدا کیا ہے۔ برآمدکنندہ ابوبکر کے مطابق اس فیصلے کے بعد امریکا کو پاکستانی چاول کی ترسیلات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے، جو طویل مدت میں ایک بڑی منڈی بن سکتا ہے۔

ایران میں بدلتی صورتحال

ایران میں بھی ایک اہم تبدیلی رونما ہو رہی ہے، جہاں زرمبادلہ کی قلت کے باعث ایرانی مرکزی بینک نے چاول کی درآمدات کے لیے سبسڈی یافتہ فارن ایکسچینج جاری کرنا بند کر دیا ہے۔ اب ایرانی تاجر اپنی ذاتی رقوم سے چاول درآمد کر رہے ہیں، جس کا فائدہ جغرافیائی قربت کی وجہ سے پاکستان کو ہو رہا ہے۔ پاکستانی برآمدکنندگان کے مطابق ایران سے طلب میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جبکہ بھارتی برآمدکنندگان اس تبدیلی سے متاثر ہوئے ہیں۔

دسمبر 2025 میں چاول کی برآمدات میں نمایاں اضافہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر حالات سازگار رہوں تو پاکستان کا زرعی شعبہ عالمی سطح پر بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے۔ تاہم اس رفتار کو برقرار رکھنے کے لیے پالیسی اصلاحات، نئی منڈیوں کی تلاش، لاجسٹکس کی بہتری اور برآمدکنندگان کے مسائل کے عملی حل ناگزیر ہیں۔ اگر حکومت اور نجی شعبہ مل کر مربوط حکمتِ عملی اختیار کریں تو پاکستان نہ صرف اپنی موجودہ پوزیشن مضبوط بنا سکتا ہے بلکہ مستقبل میں عالمی چاول منڈی میں مزید بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔

خصوصی رپورٹ

بھارتی ایوی ایشن بحران

خوف کے بیانیے میں لپٹی حکومتی ناکامیاں

عالمی سطح پر معتبر سمجھے جانے والے جریدوں اور تجزیاتی اداروں نے بھارت کے ایوی ایشن سیکٹر میں جاری سنگین بحران کی ایسی پرتیں کھول دی ہیں جو مودی سرکار کے سرکاری بیانیے سے یکسر مختلف تصویر پیش کرتی ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق بھارت میں فضائی سلامتی کے مسائل، قومی ایئرلائنز کی بگڑتی مالی حالت اور بار بار سامنے آنے والی بم دھماکوں کا سلسلہ محض اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم حکمتِ عملی کے تحت عوام کی توجہ اصل حکومتی ناکامیوں سے ہٹانے کی کوشش ہے۔

بھارت میں حالیہ مہینوں کے دوران ایئرلائنز کو موصول ہونے والی بم دھمکیوں میں تشویشناک اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ان واقعات نے نہ صرف مسافروں میں خوف و ہراس پھیلایا بلکہ بھارتی فضائی سلامتی کے نظام پر بھی سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایک ہی نوعیت کی دھمکیوں کا بار بار سامنے آنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مسئلہ محض سکیورٹی کا نہیں بلکہ سیاسی اور انتظامی ناکامیوں کو چھپانے کی ایک سوچی سمجھی تدبیر ہے۔

خبر رساں ادارے اے این آئی کے مطابق دہلی سے پونے جانے والی ایک نجی ایئرلائن کی پرواز کو محض پانچ دنوں کے اندر دوسری مرتبہ بم دھمکی موصول ہوئی۔ ایئر ٹریفک کنٹرول نے فوری طور پر طیارے کو آئسولیشن بے میں منتقل کرنے کی ہدایت دی، جہاں سکیورٹی اداروں نے طیارے کی مکمل تلاشی لی۔ اس سے قبل اسی ہفتے اتوار کی صبح ایک اور سکیورٹی دھمکی کے بعد اسی ایئرلائن کی پرواز کو لکھنؤ اتار لیا گیا تھا۔ ان واقعات کے تسلسل نے بھارتی ایوی ایشن سکیورٹی کی مؤثریت پر گہرے شکوک پیدا کر دیے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر واقعی یہ دھمکیاں بیرونی یا غیر متوقع عناصر کی جانب سے ہوتیں تو بھارتی سکیورٹی ادارے اب تک ان کے محرکات اور ذرائع کا سراغ لگا چکے ہوتے۔ مگر بار بار ایک ہی روٹس اور مخصوص ایئرلائنز کو نشانہ بنانا اس بات کا ثبوت ہے کہ کہیں نہ کہیں نظام میں سنگین کمزوریاں موجود ہیں۔ یہی کمزوریاں مودی سرکار کی مجموعی طرزِ حکمرانی پر بھی سوالیہ نشان بن چکی ہیں۔

عالمی جریدہ بلومبرگ نے بھارتی ایوی ایشن سیکٹر کی مالی صورتحال پر ایک تفصیلی رپورٹ شائع کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کی قومی ایئرلائن ایئر انڈیا شدید مالی بحران کا شکار ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایئر انڈیا کو رواں مالی سال میں ریکارڈ سالانہ خسارے کا سامنا کرنا پڑا، جس نے حکومتی دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ بلومبرگ کے مطابق حالیہ مہلک حادثے کے بعد ایئر انڈیا کو کم از کم 1.6 بلین ڈالر کے اضافی نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

جون میں پیش آنے والے ایک ہولناک ڈریم لائنر حادثے میں 240 سے زائد افراد جان کی بازی ہار گئے تھے۔ ماہرین اس سانحے کو بھارتی ایوی ایشن کی تاریخ کی بدترین حفاظتی ناکامیوں میں سے ایک قرار دیتے ہیں۔ اس حادثے کے بعد نہ صرف ایئر انڈیا کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا بلکہ عالمی سطح پر بھارت کے فضائی حفاظتی معیارات پر بھی سوالات اٹھنے لگے۔

بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق ایئر انڈیا کے نقصانات میں اضافہ اس وقت مزید بڑھ گیا جب پاکستان نے بھارتی ایئرلائنز کے لیے اپنی فضائی حدود بند کر دیں۔ اس فیصلے کے نتیجے میں بھارتی ایئرلائنز کو یورپ اور امریکہ جانے کے لیے طویل اور مہنگے متبادل راستے اختیار کرنا پڑے، جس سے ایندھن اور آپریشنل اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوا۔ ماہرین کے مطابق یہ صورتحال بھارتی ایئرلائنز کے لیے ایک بڑا معاشی دھچکا ثابت ہوئی ہے۔

بزنس انٹیلیجنس پلیٹ فارم ٹوفلر کے اعداد و شمار کے مطابق ایئر انڈیا نے گزشتہ تین برسوں کے دوران مجموعی طور پر 322.1 ارب روپے کا نقصان اٹھایا ہے۔ یہ اعداد و شمار اس دعوے کی نفی کرتے ہیں کہ بھارتی حکومت نے قومی ایئرلائن کو مؤثر انداز میں بحال کر لیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ خسارہ سیاسی مداخلت، ناقص انتظام اور طویل المدتی منصوبہ بندی کے فقدان کا براہِ راست نتیجہ ہے۔

ایوی ایشن ماہرین کے مطابق بار بار سامنے آنے والی بم دھمکیاں عوامی توجہ ہٹانے کی ایک منظم کوشش ہیں تاکہ حکومتی سطح پر موجود سنگین ناکامیوں کو پس منظر میں دھکیلا جا سکے۔ ان کے مطابق جب کسی ملک میں معاشی دباؤ، انتظامی بدحالی اور حفاظتی ناکامیاں ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو حکومتیں اکثر خوف اور غیر یقینی کی فضا پیدا کر کے عوامی سوالات سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ماہرین یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ ایک ہی روٹس پر دھمکیوں کا بار بار آنا بھارتی فضائی سکیورٹی کی کمزوری کو واضح کرتا ہے۔ اگر سکیورٹی نظام مؤثر ہوتا تو ایسے واقعات کی روک تھام ممکن تھی۔ اس کے برعکس صورتحال یہ ہے کہ ہر نئی دھمکی کے ساتھ بھارتی ایوی ایشن سیکٹر کی ساکھ مزید مجروح ہو رہی ہے۔

ایئر انڈیا کے مسلسل خسارے کو بھی ماہرین سیاسی مداخلت اور ناقص انتظام کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق ایئرلائن کے اندر پیشہ ورانہ فیصلوں کی جگہ سیاسی تقرریوں اور غیر حقیقت پسندانہ اہداف نے لے لی ہے، جس کا خمیازہ ادارے کو مسلسل مالی نقصانات کی صورت میں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

جون میں ہونے والے ہلاکت خیز حادثے کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ بھارتی ایوی ایشن میں حفاظتی معیارات کی سنگین ناکامی کا مظہر ہے۔ حادثے کی تحقیقات میں سامنے آنے والی ابتدائی معلومات نے بھی اس تاثر کو تقویت دی ہے کہ حفاظتی پروٹوکولز پر مکمل عملدرآمد نہیں کیا جا رہا تھا۔

پاکستان کی جانب سے فضائی حدود کی بندش کے اثرات پر بات کرتے ہوئے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے نے بھارتی ایئرلائنز کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ طویل راستوں کے باعث نہ صرف ایندھن کی کھپت بڑھی بلکہ پروازوں کے اوقات میں تاخیر اور شیڈولنگ کے مسائل بھی پیدا ہوئے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ بھارتی ایوی ایشن سیکٹر پہلے ہی تاخیر، منسوخ شدہ پروازوں اور انتظامی کشیدگی کا شکار تھا۔ ایسے میں ایک بڑی قومی ایئرلائن کا مزید خسارے کی دلدل میں دھنس جانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ شعبے کو درپیش مسائل محض عارضی نہیں بلکہ ساختی نوعیت کے ہیں۔

مجموعی طور پر عالمی جرائد اور ماہرین کی رپورٹس ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں جس میں بھارتی ایوی ایشن سیکٹر شدید دباؤ، مالی بدحالی اور حفاظتی خدشات کی لپیٹ میں ہے۔ اس کے برعکس سرکاری سطح پر پیش کیا جانے والا بیانیہ زمینی حقائق سے مطابقت نہیں رکھتا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر مودی سرکار نے فوری طور پر شفاف اصلاحات اور پیشہ ورانہ انتظامی اقدامات نہ کیے تو یہ بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے، جس کے اثرات نہ صرف بھارتی معیشت بلکہ خطے کی مجموعی فضائی سلامتی پر بھی مرتب ہوں گے۔

خصوصی رپورٹ

عمان کے سالانہ فیسٹیول مسقط نائٹس میں ''محفل قوالی'' کا انعقاد

پاکستان سوشل کلب عمان اور سفارت خانہ پاکستان کے باہمی اشتراک سے شاندار تقریب، عوام کی زبردست پذیرائی

پاکستان سوشل کلب عمان نے سفارت خانہ پاکستان کے باہمی اشتراک سے مسقط نائٹس فیسٹیول کے اوپن تھیٹر میں ایک روح پرور قوالی نائٹ کا کامیابی سے انعقاد کیا، جو مسقط نائٹس کے سرکاری ثقافتی پروگراموں کا حصہ تھا۔ اس شاندار تقریب کو عوام کی جانب سے زبردست پذیرائی حاصل ہوئی اور 4,000 سے زائد افراد نے شرکت کی، جس کے باعث یہ پروگرام مسقط نائٹس کی تاریخ کے یادگار اور سب سے زیادہ شرکت والے ثقافتی پروگراموں میں شمار کیا گیا۔ یہ شام روحانی اور ثقافتی اعتبار سے نہایت مسحور کن رہی، جس میں ممتاز قوال استاد فرید ایاز اور ابو محمد نے اپنے بھائیوں کے ہمراہ کلاسیکی قوالی کی دل موہ لینے والی روح پرور محفل سجائی اور حاضرین کو مسحور کر دیا۔

قوالی صدیوں سے ہماری تہذیب و ثقافت کا حصہ رہی ہے اور اس محفل نے عقیدت، ہم آہنگی اور ثقافتی فخر سے ایک بھرپور فضا قائم کی۔ پروگرام کا آغاز رات آٹھ بجے ہوا اور رات ساڑھے دس بجے اختتام ہوا اس دوران سامعین کی جانب سے مسلسل داد و تحسین اس تقریب کی بھرپور کامیابی کا واضح ثبوت تھی۔

پاکستان سوشل کلب عمان، مسقط نائٹس کی انتظامیہ بالخصوص ڈاکٹر انجینئر ناصر سالم السعدی اور ان کی معزز ٹیم کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے عمان کے سب سے بڑے ثقافتی میلے میں پاکستان کی روحانی اور ثقافتی ورثے کو اجاگر کرنے کے لیے یہ موقع فراہم کیا۔ ان کا تعاون، پیشہ ورانہ انداز اور بھرپور معاونت اس تقریب کی کامیابی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس عظیم الشان تقریب کی کامیابی پاکستان سوشل کلب عمان کی قیادت اور ٹیم کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے، جن میں محمد ندیم عظیمی — چیئرمین، زاہد شکور — وائس چیئرمین، عمران طور — فنانس ڈائریکٹر، کاشف احمد زعیم — جنرل سیکریٹری، محمد کلیم اختر — جوائنٹ سیکریٹری، محترمہ عذرا علیم — میڈیا ڈائریکٹر اور سید شاندار علی شاہ بخاری — ڈائریکٹر فلاح و بہبود شامل ہیں، جبکہ دیگر رضاکاروں نے بھی بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ سفارت خانہ پاکستان کی موجودگی اور معاونت نے اس پروگرام کے وقار میں اضافہ کیا۔

خصوصی طور پر سید فیاض علی شاہ اس پروگرام کے انعقاد اور انتظامات کے لیے غیر معمولی کوششیں اور مسقط نائٹس کے اعلیٰ حکام کے ہمراہ تقریب میں شرکت نے پروگرام کی کامیابی کو چار چاند لگا دیے۔

پاکستان سوشل کلب عمان اپنے تمام معزز کرم فرماؤں کے مالی و اخلاقی تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، اس تاریخ ساز تقریب میں ان کی شمولیت سلطنتِ عمان میں علمی، ادبی ثقافتی سرگرمیوں کی کامیابی کا مظہر ہے۔

حسینہ جیولرز (میگا اسپانسر)، فرینڈی موبائل پے ایپ (برانز اسپانسر)، روی ریسٹورنٹ، پیزا موڈو، رائل تکہ، اور میاں ریاض اینڈ پارٹنر۔ کا

محفل قوالی کی یہ عظیم الشان تقریب شام مسقط نائٹس کی تاریخ میں ایک تاریخی اور یادگار ثقافتی تقریب کے حوالے سے ہمیشہ یاد رکھی جائے گی، جس نے روحانیت، کے ساتھ ساتھ باہمی اتحاد اور پاکستان کی تہذیبی و ثقافتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے عمان میں مختلف کمیونٹیز کے درمیان ثقافتی روابط کو مزید مضبوط کیا۔

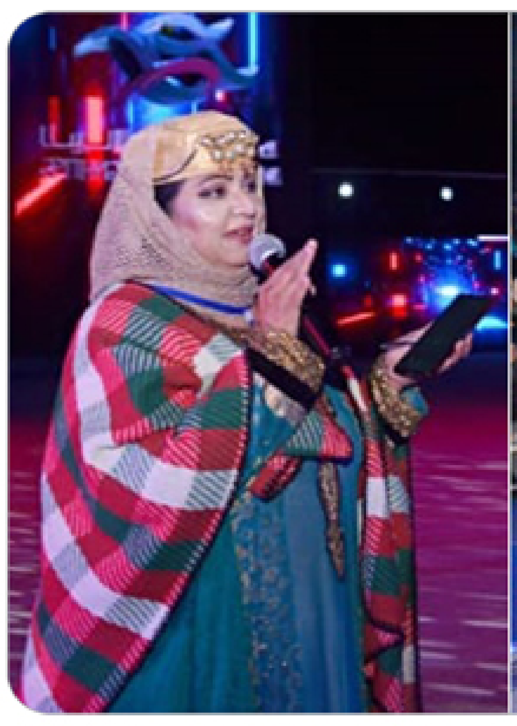

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ پاکستان

PAKISTAN WATCH

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3